REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P.3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳۷　شمارہ ۲۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر ... روپے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian - 143516

ہفت روزہ بدر قادیان

۶ ذی الحجہ ۱۴۰۸ ہجری　۲۱ وفا ۱۳۶۷ ہش　۲۱ جولائی ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے درمیان ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں - الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۵ پر)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو سو سال سے تکذیب کی جا رہی ہے

پہلی صدی کے اختتام پر مکذبین کا شور و غوغا بہت بلند ہو گیا ہے اس لئے اس وقت اس تکذیب کا جواب مباہلہ ہی کے چیلنج کے ذریعہ دینا مناسب ہوگا

وہ (ضیاء الحق) اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ احسان (جون) ۱۳۶۷ھش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید صاحب غازی ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ آلِ عمران کی درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

" فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ (۶۲ - آل عمران)

فرمایا:

گذشتہ رمضان مبارک کے آخری ایام میں قرآن کریم کے جس حصے کا درس دینے کا مجھے موقعہ ملا، اس میں یہ آیت کریمہ بھی شامل تھی جس کی میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اس آیت کا تعلق مباہلہ سے ہے اور مباہلہ سے متعلق اسلامی تعلیم کے اصول اور ان اصولوں کی روشنی میں طریق کار اسی آیت کریمہ میں بیان فرما دیا گیا ہے چونکہ درس بہت طویل تھا اور دنیا بھر میں کتاب پر چھپا ہوا تھا اس لئے اُس سارے درس کو دہرانا یہاں مقصود نہیں ہے۔ لیکن اسی درس کے دوران میری توجہ اس طرف پھیری گئی کہ چونکہ

یہ احمدیت کی پہلی صدی کے آخری ایام ہیں

اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو سو سال سے تکذیب کی جا رہی ہے اور پہلی صدی کے اختتام پر مکذبین کا شور و غوغا بہت بلند ہو گیا ہے اس لئے اس وقت اس تکذیب کا جواب مباہلہ ہی کے چیلنج کے ذریعے دینا مناسب ہوگا۔ اس پہلو سے میں نے کچھ امور کے متعلق درس کے دوران روشنی ڈالی لیکن احباب کو تاکید کی کہ وہ اسے اس وقت مباہلے کا چیلنج نہ سمجھیں کیونکہ میں اس کے لئے انشاء اللہ خطبات کو ذریعہ بناؤں گا اور

ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کا اعلان کیا جائیگا

سب سے پہلے مختصراً میں مباہلہ کی نوعیت کے متعلق کچھ باتیں احباب کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔

اس آیت کریمہ کا پس منظر یہ ہے، یعنی مفسرین جسے شانِ نزول کہتے ہیں، کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آیا۔ اور آپؐ سے کئی روز تک الوہیت مسیح اور آپؐ کے دعاوی اور خدا کی وحدانیت کے متعلق مباحثہ کرتا رہا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اُن کو نہایت مؤثر جواب دیئے۔ اور منطقی نکتۂ نگاہ سے بھی اُن کے منہ بند کر دیئے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس مباحثہ کے دوران ہی اسی سورۃ (سورۃ آل عمران) کی اوّلین آیات نازل ہوئیں (باقی صفحہ ۳ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۱ر وفا ۱۳۶۷ ہش

فیصلہ کن منزل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ر احسان (جون ۱۹۸۸ء) ہفت روزہ بدر میں۔ ایک نہایت لطیف انداز میں اس چار سالہ دور کا واقعاتی تجزیہ ہے جس کا آغاز فوجی ڈکٹیٹر پاکستان ضیاء الحق کے بدنام زمانہ آرڈیننس ۲۰ سے ہوا تھا۔

حضور انور نے مدلل طور پر مذکورہ خطبہ میں ثابت کیا ہے کہ کس طرح ضیاء الحق صاحب نے پاکستان میں نفاذ اسلام کے بلند و بانگ دعاوی کیئے۔ پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت کا نمونہ بنانے کی تعلّی ہانکی ہے اور جماعت احمدیہ کے خلاف بہیمانہ کاروائیوں کو نفاذِ اسلام کا حصہ قرار دیا۔ اور پھر اسلامی تعلیمات سے بغاوت اختیار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنایا۔ اور پھر کس طرح ان کا ایک ایک دعویٰ سراسر جھوٹ، داغدار و حقیر ثابت ہوا۔ بلکہ ان دعاوی کے بالکل الٹ نتائج منظر عام پر آ گئے۔ اور ضیاء الحق صاحب کے اپنے اقرار کے مطابق پہلے سے زیادہ رشوت ستانی بدمعاشی بے حیائی اور غیر انسانی حرکات منصۂ شہود پر آئیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف ضیاء الحق صاحب کی بہیمانہ کاروائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"احمدیوں کو ان کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ خدا کا نام لینا جرم ہو گیا کسی کو سلامتی کی دعا دینا جرم ہو گیا۔ اذان کی آواز بلند کرنا جرم ہو گیا۔ یہ اعلان جرم ہو گیا کہ خدا ایک ہے۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ اقرار جرم ہو گیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت جرم بن گئی۔ کلمہ شہادت کا بیج BADGE سینے پر لگانا جرم ہو گیا یہ جرم ہو گیا کہ مساجد کی پیشانی پر توحید باری تعالیٰ کا اعلان سجایا جائے۔" (ہفت روزہ بدر قادیان ۲۳ر جون ۱۹۸۸ء)

یہ ہے اسلامی عقائد سے وہ کھلی کھلی بغاوت جو احمدیت کی مخالفت کی آڑ میں ضیاء الحق صاحب نے اختیار کر رکھی ہے جس کی نظیر چودہ سو سال کی تاریخ میں کسی مسلم یا غیر مسلم جابر و متشدد حکمران میں بھی دکھائی نہیں دیتی سوائے کفار مکہ کے۔

اس کے بعد حضور انور نے ثابت کیا ہے کہ اس عرصہ میں شرافت بالکل گرتی بھی نہیں ہو گئی تھی۔ بلکہ ان مشہور سیاسی لیڈروں کے نام پیش کئے ہیں جنہوں نے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف بڑی جرأت کے ساتھ آواز بلند کی اور بعض لیڈروں کے بیانات بھی پیش فرمائے جنہوں نے ضیاء صاحب کے نفاذِ اسلام کے جھوٹے دعاوی کو طشت از بام کیا بعض لیڈروں کے بیانات یہ ہیں:۔

"حکومت کی کوئی بھی ایسی کاروائی نہیں جس سے ہمیں محسوس ہو کہ یہاں اسلام نافذ ہو رہا ہے"۔

"صدر ضیاء الحق نے اسلام کا نام تو لیا مگر اپنے جسم پر بھی نافذ نہیں کیا"۔

"موجودہ حکومت ... نے نہ صرف اسلام کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے اسلام کو شہید کر دیا ہے تو غلط نہ ہو گا۔"

"بہت سی قومیں آزادی حاصل کرنے کے لئے ان فرعونوں سے لڑ رہی ہیں۔ جو زمین پر خدا بن بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کسی نے جبّے اور دستار کو اپنی علامت بنا کر خود کو واعظ مشہور کر رکھا ہے۔ کوئی فوجی وردی میں ہے اور اسلحہ کی طاقت پر اتراتا ہے۔"

ان لیڈروں کے نام بھی حضور انور نے مع حوالہ خطبہ جمعہ میں پیش فرمائے ہیں۔ نفاذِ اسلام کے لئے حکومت نے ایک پہلو یہ بھی اختیار کیا کہ مسلمانوں کو سزائیں دے دے کر اور مار مار کر نمازیں پڑھائی جائیں۔ کیونکہ احمدی نماز پڑھتے ہیں اور مسلمان نماز نہیں پڑھتے یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ چنانچہ ناظمین صلوٰۃ مقرر کئے گئے اور انہیں اختیار دیا گیا کہ مسلمانوں کو سزائیں دے کر نماز پڑھائیں۔ لیکن تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ سارے ناظمین صلوٰۃ بھی نماز نہیں پڑھتے بلکہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں جہاں صرف ایک ہی نمازی ہے اور وہ احمدی ہے۔ اسی کو ناظم صلوٰۃ بنا دیا گیا اور اس کے احتجاج پر کہ تم تو مجھے کافر کہتے ہو۔ جواب ملا کہ یہاں تو تمہارے سوا کوئی نماز ہی نہیں پڑھتا لہٰذا تمہارے سوا کسی اور کو ناظم صلوٰۃ کیونکر بنایا جا سکتا ہے۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

.... وہ احمدی ہوگا

زباں پر جسکی ہو گا لَا اِلٰہَ وہ احمدی ہو گا۔
محمدؐ کے لئے کافر بنا وہ احمدی ہو گا

خدائے لَمْ یَزَل سے وحدہٗ کی روشنی پائی
جو شیدائی بنا توحید کا وہ احمدی ہو گا

سروں پر چوٹیوں نے جس کے قدموں کو تھمایا ہے
اذاں جس کی ہوئی وقت آشنا وہ احمدی ہو گا۔

مزیّن جس کی مسجد کلمۂ طیبہ کے زیور سے
منور دل سے ہے آیات کا وہ احمدی ہو گا۔

کیا سارے جہاں کو نور سے اسلام کے روشن
اذیت میں سکوں پاتا رہا وہ احمدی ہو گا

گلے کا ہار جس نے کلمۂ حق کو بنایا ہے
اور اس الزام پر قیدی بنا وہ احمدی ہو گا

اُٹھا کر ہاتھ میں بس پرچم اسلام زندہ ہے
پیام امن عالم دے دیا وہ احمدی ہو گا

ستاروں سے پرے بھی راز فطرت جس نے پائے ہیں
زمانہ جس کا ہے صبر آزما وہ احمدی ہو گا

تلاوت جس کے گھر میں ہو گی صبح و شام قرآں کی
وہ رونق جس کی ہو صدق و صفا وہ احمدی ہو گا

"سلامت تم رہو" روکا گیا ایسی دعاؤں سے
مگر دل سے ہے مصروف دعا وہ احمدی ہو گا

نہتا ہو خودی کی شان سے للکارے شاہوں کو
خدائی کا ہے جس کو حوصلہ وہ احمدی ہو گا

کبھی وہ چاند راتوں کا کبھی سورج وہ صبحوں کا
نظر میں روشنی بن کر چھپا وہ احمدی ہو گا

بہت جس کو اپنے دائرے سے دور پھینکے ہیں
اور اِلّا واحِدؔ سے مل گیا وہ احمدی ہو گا

لہو بن کر عقائد جس کے تلواروں نے تھامے ہیں
سرخروئی سے سر اونچا کیا وہ احمدی ہو گا۔

ہوئی معدوم نفرت اور عداوت جس کے دم سے یوں
محبت کا چمن پھولا پھلا وہ احمدی ہو گا۔

وطن سے بے وطن کر کے بھی ہو حُبِّ وطن دل میں
مگر سارے جہاں کا لاڈلا وہ احمدی ہو گا۔

تُجا بدہے بہادر ہے محبت ہے اپنے دشمن کا
یقینے گا ان مگر دیتا ہے دعا وہ احمدی ہو گا

محتاج دُعا۔ غلام نبی ناظر یاری پورہ کشمیر

بقیہ خطبہ جمعہ

جن میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید دلائل سمجھائے جاتے رہے۔ چنانچہ جب مباحثہ دوسروں کی طرف سے کج بحثی اختیار کر گیا اور ایک دلیل جو اچھی طرح واضح طور پر پیش کر دی گئی تھی، اُسے سننے اور سمجھنے کے باوجود پھر وہ اپنے لچر اعتراضوں کی تکرار کرتے رہے تو اُس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔

اس میں خدا تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔ "فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ" یعنی ان امور میں "فیہ" سے مراد قرآن کریم کی صداقت یا خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے یا یہ دونوں بہ یک وقت مراد لی جا سکتی ہیں۔ تو جو بھی تجھ سے ان امور یا اس معاملے میں اب بھی جھگڑا کرے، کیونکہ "حَآجَّكَ" کا مفہوم جیسا کہ میں نے درس میں بھی یہ بات واضح کی تھی۔ جھگڑے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اچھے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن کم۔ تو یہاں چونکہ ضد کرنے والا مباحثہ مراد ہے اس لئے قرآن کریم کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اگر جھگڑالو ہے، دلیل بازیوں سے اور کج بحثیوں سے باز نہ آئے تو خصوصیت سے اُس وقت .... مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تجھے کھلا کھلا علم عطا کر دیا گیا۔ یہاں علم سے مراد روشن دلائل مراد ہیں۔ جو واضح اور قطعی ہوں۔ جنہوں نے ایک دفعہ معاملے کو اس طرح کھول دیا ہو کہ وہ بات "ظن" سے "علم" کی حد میں اُتر آئے۔ چنانچہ ان کی "ظنی" باتوں کے مقابلے پر خدا تعالیٰ نے تجھے "علم" عطا فرما دیا۔ اس کے بعد اُن کے لئے حجت کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔

پھر کیا طریق باقی رہ جاتا ہے جس سے معاملہ طے ہو؟ فرمایا۔ "فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ" تو اُن سے کہہ دے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تمہارے بیٹوں کو بلاتے ہیں" یعنی ہم مل کر اپنی اپنی اولاد کو آواز دیتے ہیں کہ آ جاؤ۔ "ابناء" کا لفظ اگرچہ "بیٹوں" کے لئے بولا جاتا ہے لیکن جب یہ لفظ عمومی طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے مراد سب اولاد ہے۔ تو فرمایا۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں اور ہم اپنے سے تعلق رکھنے والے تمام نفوس کو آواز دیتے ہیں اور تم بھی اپنے سے تعلق رکھنے والے تمام نفوس کو آواز دو۔ پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں۔ اور خدا کی لعنت اس شخص پر ڈالتے ہیں جو بالارادہ واضح طور پر جھوٹ سے کام لے رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں اس پہلو پر زور دیا کہ یہاں مباہلہ محض غلط بات پر ایمان رکھنے والوں سے نہیں کیا جا رہا بلکہ ایسے غلط ایمان رکھنے والوں سے کیا جا رہا ہے جو جھوٹے ہیں۔ جو جانتے ہیں کہ اُن کے ایمان کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ جو واضح طور پر آنکھیں کھول کر خدا پر افترا کرنے والے ہیں۔

پس

ایسا مکذب جو بے حیا ہو چکا ہو

جس پر بسا اوقات یہ بات واضح ہو چکی ہو کہ اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور بالارادہ تکذیب سے باز نہ آتے۔ اُس مکذب کو دعوت مباہلہ ہے۔ اور اس مباہلہ میں دو فریق ہوتے ہیں۔ ایسی لعنت کو مباہلہ نہیں کہا جاتا جسے قرآن کریم کی اور اسلامی اصطلاح میں "لعان" کہتے ہیں۔ لعان اور مباہلہ میں فرق یہ ہے کہ اسلامی اصطلاح میں لعان اُس ملاعنہ کو یعنی ایک دوسرے پر لعنت ڈال لینے کو کہا جاتا ہے جس میں خاوند بیوی پر الزام لگائے یا بیوی خاوند پر الزام لگائے۔ اور گواہ موجود نہ ہوں اور اس کے نتیجے میں کوئی اور صورت نہ رہے۔ تو وہ بھی مباہلہ سے ملتی جلتی چیز تو ہے لیکن ایک خاص مضمون سے تعلق رکھنے والی ہے۔ تکذیب میں ایک دعویدار کے خدا سے ہونے کی تکذیب کی جاتی ہے۔ اور لعان میں ایک شخص کو بدکار سمجھتے ہوئے، اُس کی بدکاری ادعا کیا جاتا ہے اور پھر اُس کے جواب میں دوسرے فریق کو بھی لعنت کا اختیار دیا جاتا ہے اور بالآخر یہ لعنت بعض دفعہ دو طرفہ رُخ اختیار کر جاتی ہے اس لئے اُسے ملاعنہ کہا جاتا ہے۔ لیکن ملاعنہ کا مضمون مباہلہ کے مضمون سے مختلف ہے۔

مباہلہ میں ایک طرف خدا کی طرف سے ہونے کے دعویدار کا ہونا ضروری ہے۔ اور دوسری طرف اُس دعویدار کے تکذیب کرنے والوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور قرآن کریم میں مباہلے کا اس کے سوا اور کوئی مفہوم نہیں ہے۔

اس لئے اگر احمدیت کے بعض مخالفین، ملّے ہونے کی وجہ سے آپ "خلیفہ" ہیں اور بعض دفعہ ایسی باتوں میں مباہلے کا چیلنج دیتے رہتے ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم نے مباہلے کا کوئی ذکر ہی نہیں فرمایا اور ان امور میں اگر سنت محمدیہ میں مباہلے کی کوئی مثال نظر نہیں آتی تو ایسے جھوٹے اور چالاک معاندین کے جواب میں جماعت احمدیہ کے خلفاء کا یہی طریق رہا ہے کہ وہ خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ اور انہیں کوئی جواب نہیں دیتے۔ میں اس لئے یہ بات کھول رہا ہوں کہ بعض دفعہ اس قسم کے بعض علماء کہلانے والے یہ تماشہ بناتے ہیں یا ڈرامہ کھیلتے ہیں اور عوام الناس پر گویا یہ اثر ڈالتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلفاء کو ہم نے بار بار چیلنج دیا اور یہ بھاگ گئے۔ اول تو ان کی حیثیت کا معاملہ بھی زیر نظر آنا چاہیے کہ وہ کس قوم کی نمائندگی کرتے ہیں؟ چنانچہ آیت مباہلہ بتا رہی ہے کہ جو ٹکر لینے والا ہو وہ ساری قوم کو بلانے کا مجاز ہو۔ ان کی ایسی حیثیت ہو کہ ان کی آواز پر قوم کے مرد اور عورتیں اور بچے اور سارے لبیک کہتے ہوئے اس کے گرد اکٹھے ہو جائیں۔ ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے کہ وہ مباہلہ شروع کر دے۔ اور اگر ہر کس و ناکس مباہلے کی آواز دے تو مسیحوں کا فرض نہیں ہے کہ ہر مباہلے کا جواب دیں۔ قرآن کریم نے جو مباہلے کا نقشہ کھینچا ہے اس نقشے کی رو سے جب ایسے حالات بنتے دکھائی دیں اس وقت مباہلہ کا اختیار ہو جاتا ہے۔

دونوں طرف راہنما ہونے چاہئیں۔ ایسے معزز راہنما جن کے پیچھے پوری قوم ہو

"کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے"
(ایام الصلح ص۱۰۲)

پیشکش:۔ گلوب ایکسپورٹرز مینوفیکچررز ۲/۱۳ راشد راسل کلکتہ ...۰۰۱
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

اور معاملہ یعنی خدا کی طرف سے ظاہر ہونے کا دعویٰ کرنے والے کی سچائی کا معاملہ ہو۔ جہاں ایک قوم اُسے جھٹلا رہی ہو اور دوسری قوم اُس کو ماننے والی، اُس کی تائید میں دل و جان سے نذرانے پیش کرنے کے لئے حاضر ہو رہی ہو۔ اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے کے لئے تیار ہو۔ اتنا کامل یقین رکھتی ہو کہ جب اُسے بلایا جائے کہ آؤ، قوم کے مردو! اور عورتو اور بچو! آؤ اور میری صداقت کا اقرار کرو اور اپنی زندگی کی ہر قیمتی چیز داؤ پر لگا دو۔ اور خدا سے یہ دُعا کرو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو تم پر لعنت پڑے۔ اس آواز کے جواب میں مومنین کی جماعت جس طرح لبیک کہتی ہے، یہ وہ نقشہ ہے۔ جو قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کے متعلق پیش فرما رہا ہے۔ اور پھر دوسروں کو چیلنج ہے کہ اگر تم بھی ایسے ہی معزز سمجھے جاتے ہو۔ اگر تمہاری باتوں کا بھی ایسا ہی اعتماد ہے تو تم بھی اپنے ماننے والوں کو، یا اپنی غلامی کا ادعا کرنے والوں کو اسی طرح پکارو۔ اور اُن کو کہو کہ تم بھی اپنا سب کچھ اس داؤ پہ لگا دو اور یہ اعلان کرو کہ یہ دعویدار جھوٹا ہے اور ہم کامل یقین رکھتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے یہ ہے مباہلے کی جان۔ مباہلے کی روح جس کو قرآن کریم نے اس مختصر مگر بہت ہی گہری اور عمیق اور تفصیلی مضمون پر روشنی ڈالنے والی آیت میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جماعت کی داغ بیل ڈالے کو آئندہ سال ۲۳ر مارچ کو ایک سَو سال پورے ہوں گے۔ لیکن ان کا دعویٰ الہام و ماموریت اس سے بہت پہلے کا ہے۔ انہیں پہلا الہام ماموریت ۱۸۸۲ء میں ہوا۔ لیکن براہین احمدیہ میں ان کے سلسلہ الہامات کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔ اور وہ بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ پس، حقیقت یہ ہے کہ ایک سَو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسلسل خدا تعالیٰ سے الہام پانے اور سچے کشوف دیکھنے کا ادعا فرمایا۔ اور سچی رؤیا دیکھنے کا دعویٰ کیا اور اُن امور کو کھول کھول کر گرد و پیش میں پیش کیا۔ اور پھر خطاب کا یہ دائرہ بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ آپ نے ہندوستان والوں کو پھر تمام دنیا والوں کو، ایک مذہب والوں کو، پھر دوسرے مذہب والوں کو، یہاں تک کہ تمام دنیا کے مذاہب کو مخاطب کر کے اپنے دعاوی کو بڑی تحدی کے ساتھ پیش فرمایا۔ اس لئے آج کل کے اس دور میں جب کہ،

بد قسمتی سے، پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کا جھنڈا اُٹھا لیا ہے۔ اور پاکستان کے بدنصیب سربراہ (جنرل ضیاء الحق۔ ناقل) نے جو پہلے ڈکٹیٹر کے طور پر ظاہر ہوئے

پھر اس کے بعد صدر کا چولہ پہنا۔ پھر واپس آمریت کی طرف رُخ اختیار کیا اور حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں (۲۹ر مئی ۱۹۸۸ء کو جنرل ضیاء الحق نے اپنے ہی مقرر کردہ وزیر اعظم محمد خان جونیجو، اُن کی حکومت، قومی اسمبلی، صوبائی حکومتوں اور صوبائی اسمبلیوں کو برخاست کر دیا۔ یہ اُسی کی طرف اشارہ ہے۔ ناقل) اُن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دوبارہ آمریت کا لباس اگر کھلم کھلا نہیں پہنیں گے تو عملاً پہنکر اس حیثیت سے اپنے عرصہ حیات کو لمبا کرنے کی کوشش کریں گے۔

وہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے سب سے بڑے علمبردار ہیں

اور اُن کے ساتھ بعض ان کے حاشیہ بردار علماء نے بھی بدزبانی اور بدکلامی کی حد کر دی ہے۔ اسمبلیاں بھی بے باک ہو چکی ہیں۔ وہ سیاسی ایوان جن کا مذاہب کے معاملات سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوا کرتا جن میں خدا کی طرف سے ہونے والے دعویداروں کی تکذیب اس لئے نہیں کی جاتی کہ ان کا اس مضمون سے تعلق کوئی نہیں ہے۔ اُن اسمبلیوں میں بھی یہ فیشن بن گیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نہ صرف تکذیب کریں یا آپ پر پھبتیاں کسیں۔ تضحیک سے کام لیں اور ہر پہلو سے آپ کی تخفیف کریں، گویا اپنی نظر میں آپؑ کو دنیا میں ذلیل کر دیں۔

اس سلسلے میں یہی بات کھولنے کی ہے جو میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں۔ میں نے کئی طریق سے قوم کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اپنی حیثیت اور اپنے مقام کو سمجھو۔ بے وجہ ایسے معاملات میں دخل نہ دو جن کے نتیجے میں تم خود اپنی ہلاکت کو دعوت دینے والے ثابت ہوگے۔ اور ادب کی زبان اختیار کرو۔ اگر تمہیں ایک دعویدار کے دعوے کی سچائی پر ایمان نہیں ہے تو خاموشی اختیار کرو۔ یا اگر انکار کرنا ہے تو انکار میں بھی ادب کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور اس سلسلے میں قرآن کریم نے جو ایک اصول بیان فرمایا ہے اُس کو نہ بھلاؤ۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ (المومن ۲۹ : ۴۰)

کہ دیکھو، تم تکذیب میں زبانیں لمبی نہ کرو۔ اگر (یہ حضرت موسیٰؑ کے متعلق ہے) جھوٹا ہے۔ ایک مخفی ایمان رکھنے والے نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ اگر موسیٰؑ جھوٹا ہے، تو اس کا جھوٹ اور اس کا فساد خود اُس پر پڑے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص خدا پر جھوٹ بول رہا ہو اور خدا اُس کے جھوٹ کا عذاب اس کی قوم پر ڈالدے اس لئے تمہیں مطمئن رہنا چاہیئے کہ اس کے جھوٹ سے، خدا تمہیں نہیں پوچھے گا۔ اس نے جھوٹ بولا ہے تو خدا کو علم ہے جس پر جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ تمہیں قطعی علم کا کوئی ذریعہ حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ تم خدا اور اُس کے بندوں کے درمیان آتے نہیں۔ تمہارا مقام نہیں ہے کہ تم اس آواز کو سن سکو جو خدا کسی بندے کو مخاطب کرتے ہوئے اس کے کانوں میں روح القدس کے ساتھ پھونکتا ہے۔ اس لئے تم ایک طرف بیٹھے رہو۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہو کہ ہمیں یقین نہیں آتا۔ لیکن

تمہیں تکذیب اور شرارت کا کوئی حق نہیں پہنچتا

پس نصیحت کرنے والے نے یہ نصیحت کی کہ اگر یہ جھوٹا ہے تو تمہیں اس سے کیا۔ خدا جانے اور یہ جھوٹا جانے۔ خدا خود اُس کو ہلاک کر دے گا۔ اور تم پر اس کے جھوٹ کا وبال نہیں پڑے گا۔ لیکن، اگر یہ سچا نکلا۔ پھر تم پر ضرور وہ وبال نازل ہوں گے اور وہ آفات نازل ہوں گی جن کا یہ وعدہ کر رہا ہے۔ اس لئے خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور احتیاط سے کام لو اور بے وجہ ایک دعویٰ کرنے والے کی تکذیب میں جلدی نہ کرو۔ میں نے یہ بھی سمجھانے کی کوشش کی۔ اور مختلف رنگ میں، جس حد تک بھی خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی، گذشتہ چند سال، مسلسل اس قوم کو اور تکذیب کے راہنماؤں اور ائمہ کو، نیک نصیحت کے ذریعے، قرآن کریم کی زبان میں سمجھانے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری آوازیں بہرے کانوں پر پڑتی رہی ہیں اور یہ لوگ کسی طرح بھی تکذیب سے باز نہیں آئے بلکہ ان میں سے بعض تکذیب اور بے حیائی میں حد سے زیادہ بڑھتے چلے گئے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، پاکستان کی نیشنل اسمبلیز (PAKISTAN NATIONAL ASSEMBLIES) میں مذاق اور تضحیک اور تمسخر کے رنگ میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیکر چوٹیں لگائی گئیں۔ اُن کو اتنا خیال بھی نہیں آیا کہ دنیا کے اکثر ممالک ایسے ہیں جن کی بھاری اکثریت حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نہیں سمجھتی۔ ان کی بھی اسمبلیاں ہیں۔ اُن کے بھی بڑے بڑے ایوان ہیں اور اُن میں سے

بعض اتنے طاقتور ملک ہیں کہ دس دس پاکستان بھی اُن کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

لیکن وہ شرافت کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اسمبلیاں اس غرض سے قائم نہیں کی جاتیں۔ اور باوجود قطعی طور پر ایک خدا کی طرف سے ہونے والے دعویدار کو اپنی جانب سے جھوٹا سمجھنے کے

پھر بھی کوئی لفظ تکذیب کا یا تخفیف کا اپنی اسمبلیوں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف استعمال نہیں کرتے۔ ان میں دہریہ بھی ہیں۔ ان میں مشرکین بھی ہیں ان میں یہودی بھی ہیں اور نصاریٰ بھی ہیں۔ ہر قسم کے مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں لیکن آپ ان کی اسمبلیوں سے کبھی بانی اسلامؐ کے متعلق اس بدتمیزی کی آواز کو نہیں سنیں گے۔ پھر آپ مسلمان کہلاتے ہوئے اعلیٰ تہذیب کا دعویٰ کرتے ہوئے اس شخص کی غلامی کا دعویٰ کرتے ہوئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جو اخلاق کی چوٹیوں پر فائز فرمائے گئے تھے جن کا قدم اخلاق پر نہیں بلکہ اخلاق کی چوٹیوں پر تھا۔ تم تمام دنیا سے ہی تہذیب سیکھو لو، ادب کے تقاضے سیکھ لو لیکن یہ باتیں کبھی ایسے کارشابت ہوئیں اور کسی نے ان نصیحتوں کی طرف توجہ نہ دی اور یہ لوگ مسلسل تکذیب اور شرارت میں اور ایذا دہی میں بڑھتے چلے گئے۔

پس اس وقت یہ مناسب ہے کہ اس صدی کے اختتام سے پہلے اس قوم کو قرآن کریم کی زبان میں مباہلے کی طرف بلایا جائے۔ حجت کی راہیں بند کر دی گئیں۔ یہ راہیں دو طرح سے بند ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام اتنا قوی اور اتنا غالب ہے کہ اس نے ان مخالفین کی دلیلوں کے منہ پھیر دیئے ہیں اور ان قوی دلائل سے تنگ آ کر عاجز آ کر انہوں نے شرارت کی راہ اختیار کی ہے اور دشمنی کی راہ اختیار کی ہے۔ طاقت ور اور قوی دلائل والا کبھی تلوار پر ہاتھ ڈالنے میں جلدی نہیں کیا کرتا۔ وہ لوگ جو جبر کی طرف دوڑتے ہیں اس بات کا اقرار کرکے دوڑتے ہیں کہ ہمارے پاس اب کوئی دلیل باقی نہیں رہی دلیل کی رو سے ہم ان مخالفین یا ان مدمقابل کو شکست دینے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ یہ اقرار تلوار کے ذریعہ اپنی بات منوانے کے اصرار کے اندر شامل ہوا کرتا ہے تو اس رنگ میں حجت کی راہ بند ہو چکی ہے۔

دوسرے گزشتہ چند سالوں سے ارباب حل وعقد پاکستان نے یہ وطیرہ اختیار کیا ہے کہ احمدیت کے خلاف ہر قسم کی ہرزہ سرائی کو کھلی چھٹی ہے۔ ہر قسم کا گندہ اور فساد والا لٹریچر اور دروغ وافترا پر مبنی لٹریچر ملک ہی کے اندر نہیں بلکہ غیر ملکوں میں بھی کثرت کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے اور حکومت کے خرچ پر یا حکومت کے مخفی خرچ یا امداد کے ساتھ پھیلایا جا رہا ہے۔ اس کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کئے جا رہے ہیں اور بے باکی اور بے حیائی کی حد یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ایک پھنیر سانپ کے طور پر بنائی جاتی ہے اور دنیا کو یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ پھنیر سانپ ہے جو تمہیں بھی ڈسنے کے لئے آ رہا ہے اس لئے تمہیں بھی متنبہ کیا جا رہا ہے۔ تو خدا کے عذاب کو بلانے کے جتنے طریق بھی ممکن ہیں بے باکی اور بے حیائی کی جتنی راہیں ممکن ہیں ان سب کو اختیار کیا جا رہا ہے اس لئے اب سمجھانے کا وقت گزر چکا ہے۔ دوسرا یہ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جب جوابی لٹریچر شائع کیا جاتا ہے تو اسے شائع کرنے والوں اور تقسیم کرنے والوں کو قید کر لیا جاتا ہے اس لٹریچر کو ضبط کر لیا جاتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں سینکڑوں احمدی رسائل اور اخبارات اور اشتہارات ضبط کئے گئے اور سینکڑوں احمدی نوجوانوں کو اس جرم کے ارتکاب میں قید کر لیا گیا کہ انہوں نے احمدیت پر الزام لگانے والوں اور بے باک زبان استعمال کرنے والوں کے جواب میں نہایت شائستہ زبان میں احمدیت کا دفاع کرنے کی کوشش کی تھی۔

پس ہر وہ احمدی رسالہ، اخبار یا اشتہار جس کے ذریعہ یہ کوشش کی گئی اس کو ضبط کر لیا گیا اور جن احمدیوں نے انہیں تقسیم کرنے کی کوشش کی انہیں گرفتار کر لیا گیا اس لئے اس آیت کریمہ سے اگلی آیت میں جو مضمون قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اس کا پوری طرح اطلاق ہو رہا ہے ـــ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ـــ اب حجت کا معاملہ گزر چکا ہے۔ تم نے دلیل کی کوئی راہ نہیں چھوڑی۔ اول غالب دلیل کی وجہ سے تمہارے لئے مدمقابل دلیل پیش کرنے کی سکت ہی باقی نہیں تھی اور پھر تم نے غالب دلیل کی راہ روکنے کیلئے تلوار اٹھائی ہے اور جبراً اس دلیل کی آواز کو بند کرنے اور مٹانے کی کوشش کی ہے اس کے بعد

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

اب تمہارے اور ہمارے درمیان حجت کی کوئی بات باقی نہیں رہی۔ جب یہ حالت پہنچ جائے تو اس کے بعد مباہلہ کے سوا چارہ کوئی نہیں رہتا۔

چونکہ اصل دعویٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے اور بذات خود میں یا آپ دعویدار نہیں ہیں۔ مگر اس حیثیت میں کہ ہمیں بھی اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے اپنی جان مال اور عزتوں کو پیش کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے اس حیثیت سے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مباہلے کی آواز کو پھر اٹھاتا ہوں وہ آواز جو سو سال پہلے اٹھائی گئی تھی جس سے ٹکرا کر سینکڑوں مولوی اور ان کے ساتھی خدا تعالیٰ کی ذلتوں کی مار کھا کھا کر ہلاک ہوئے اور پھر بھی بعض لوگوں نے غلط روش کو ترک نہیں کیا۔ اسی آواز کو آج میں دوبارہ بلند کرتا ہوں اور اسے میں دو حصوں میں پیش کروں گا جس حصے سے آج کے خطبے کا تعلق ہے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر جھوٹے الزامات سے ہے اور آپ کو مفتری اور مکذب قرار دینے سے ہے۔ دوسرے حصے میں اپنی انشاء اللہ آئندہ خطبے میں ثلاثہ امور پیش کروں گا جو اس کے بعد جماعت احمدیہ پر مسلسل بہتان طرازی سے تعلق رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جو نئی نئی افتراء پردازی کی راہیں اس قوم نے اختیار کی ہیں ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے آج کا پہلا مباہلہ کا جو چیلنج ہے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا حصہ بھی دراصل آپ ہی کی تکذیب سے تعلق رکھتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کی وساطت سے جماعت احمدیہ پر نئے نئے جو الزام تراشے جا رہے ہیں ان کے متعلق ایک چیلنج ہوگا۔

سو اس مناسبت سے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ چیلنج پیش کرتا ہوں۔

ـــ ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعویٰ مسیح موعود کے بارہ میں میرا مکذب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اس کو وہ میرا اختراع خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہر حال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص ـــ اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے ـــ جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت کذاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھے ہیں یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ سب اسی کا افتراء ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقین کامل کے ساتھ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر۔ ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر آمین ہر ایک کے لئے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری ہاؤس صالح پور کٹک (اڑیسہ)

کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۲-۷۱)

پس یہ دروازہ جس طرح ایک سو سال پہلے کھلا تھا آج بھی کھلا ہے تکذیب کرنے والے تکذیب تو کر رہے ہیں لیکن باقاعدہ قرآنی مباہلے کی تعلیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے ملاعنہ نہیں کر رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس چیلنج کو سامنے رکھتے ہوئے کھلے لفظوں میں یہ وضاحت کرتے ہوئے لعنت ڈالنے کی جرأت نہیں کر رہے کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو خدا تعالیٰ وہ ساری لعنتیں اُن پر جمع کر دے۔

اس لئے جن لوگوں کی بد زبانی کے چند نمونے میں آپ کے سامنے رکھنے والا ہوں اُن کو بھی اور اُن کے تمام ماننے والوں کو بھی اور اُن کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور حکومتِ پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور علماء کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، اُن کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور عدلیہ سے تعلق رکھتے ہیں اُن کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور سیاستدانوں سے تعلق رکھتے ہیں اُن کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور عوام سے تعلق رکھتے ہیں لیکن کچھ گروہوں کے سربراہ ہیں اُن سب کو میں مخاطب کر کے تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلے کا چیلنج دیتا ہوں اور اُن الفاظ میں چیلنج دیتا ہوں جو الفاظ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میں نے پڑھ کر سنائے ہیں۔

جس قسم کی بد زبانیاں اور گستاخیاں کی گئی ہیں اس کے چند نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ ان لوگوں کو یاد کراؤں کہ اگر وہ سچے ہیں تو یہ ساری باتیں اپنے مباہلے میں بیان کریں اور جرأت سے بیان کریں۔

۰- ایک منظور الٰہی ملک ہے کوئی۔ انہوں نے لکھا:۔

"مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ خدا ہے۔ خدا کا بیٹا ہے"۔

(دیوالاک ہفت روزہ۔ فیصل آباد ۲۹ مئی ۸۹ صفحہ ۸)

لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ میں اور میری ساری جماعت اس بہتان تراشی پر اس اعلان کرنے والے اور اس کی تائید میں دیگر علماء کو یہ چیلنج دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے۔ افتراء ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ اگر تم سچے ہو اور خدا کا خوف رکھتے ہو تو مقابل پر تم بھی کہو کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

۰- محمد سجاد خان صاحب ہیں یہ بھی بے باکی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ "چہرۂ قادیانیت" ایک رسالہ ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللّٰہ من ذالک ایک جیتے سانپ کے طور پر پیش کرنے کی بے حیائی کی گئی ہے۔ یہ صاحب اس کے مصنف ہیں "جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ" نام رکھا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ توحید اور سنت! یہ! انا للّٰہ۔ کیسی توحید اور کس کی سنت! لکھتے ہیں "قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی باعث نجات نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی پیروی سے نجات ہو گی"

(چہرۂ قادیانیت صفحہ ۷)

میں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین اس مکذب اور مفتری اور سراسر جھوٹے اور دریدہ گو انسان پر اگر یہ جھوٹا ہے تو پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ورنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام متبعین پر خدا کی لعنت ہو اگر ہم جھوٹے ہیں۔

۰- مولانا حمید اللّٰہ سندھی کوئی عالم دین سکھر کے نام سے معروف ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"انگریز نے جہاد کو منسوخ کرنے اور اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے منسلام احمد قادیانی کو نبوت کے لئے کھڑا کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جہاد کو منسوخ صرف نبی ہی کر سکتا ہے۔"

(لولاک ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

میں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے اس مولانا کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ اگر تم حق پر ہو اور جرأت رکھتے ہو تو تم بھی جواباً یہ کہو کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

۰- مولانا عبد الحلیم صاحب ہیں کوئی۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"مرزا قادیانی کی مدد عالمی صلیبی قوتیں کرتی تھیں"۔

(روزنامہ مشرق ۸۸-۵-۱۸)

میں پھر اپنے اس اعلان کو دہراتا ہوں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین اور مخاطب کو کہتا ہوں کہ تم میں اگر حیاء اور جرأت ہے تو تم بھی جواباً اس دعوے کو پیش کر کے کھلے لفظوں میں کہو کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

۰- ایک صاحب پروفیسر کہلاتے ہیں ساجد میر صاحب وہ لکھتے ہیں

"قادیانی انگریز کے خود کاشتہ پودے اور ملتِ اسلامیہ کے دشمن ہیں۔

(روزنامہ ملت ۸۸-۳-۲۶)

میں پھر اس اعلان کا اعادہ کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ ساری جماعت احمدیہ عالمگیر اس آواز میں میرے ساتھ شامل ہے اور میرے پیچھے ہے اور کامل ایمان اور یقین رکھتی ہے کہ یہ الزام لگانے والا جھوٹا اور مفتری ہے اس لئے ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین اگر تم سچے ہو اور تمہارے کبھی کچھ ماننے والے ہیں جو تمہاری تائید میں جرأت کے ساتھ یہ اعلان کر سکتے ہیں تو تم سب لوگ اپنے بڑوں اور چھوٹوں کو ملا کر یہ اعلان کرو کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

۰- حکومت پاکستان نے جو چیتھڑا شائع کیا تھا۔ "قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ" اس کے اندر بہت سی بیہودہ سرائیاں کی گئیں اُس کا تعلق زیادہ تر بائیبل کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے تھا۔ اس لئے اس طرح مباہلہ کا چیلنج دینا آسان نہیں ہے جیسے ایک ایسے مفتری کو چیلنج دیا جاتا ہے جو بالکل ایک نئی بات اپنی طرف سے بناتا ہے۔ مگر اس کتابچے یا رسالے پر قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ صادق آتی ہے۔

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ

کہ وہ کلام کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں کہ کہنے والے کا جو منشاء ہے وہ اس کی بات کے خلاف نتیجہ نکالتے ہیں اور ایک ایسی بات اس کی طرف منسوب کرتے ہیں جو مقصود نہیں ہے اس پہلو سے وہ رسالہ دجل اور فریب کاری کا ایک شاہکار ہے لیکن اس رسالے نے جو روح پیش کی ہے وہ ساری جھوٹی ہے جو نتیجے نکالے گئے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔ مثلاً وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ نعوذ باللّٰہ آپ نے یہ تعلیم دی کہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو انگریزوں نے خود کاشت کیا تھا اور وہ گویا خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ پھر وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"وہ تمام اسلام دشمن قوتوں کو اپنی پوری وفاداری کا یقین دلاتے رہے"

(رسالہ بذا صفحہ ۳)

یہ مضمون جو ایسے افتراء سے تعلق رکھتا ہے جس کی کسی قسم کی کوئی بنیاد بھی موجود نہیں۔ اور ساتھ ہی اس فقرے کا بھی اضافہ کر دیا گیا کہ:۔

"...نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود اب ایک کھلا راز ہے"۔ (رسالہ بذا صفحہ ۲۰)

یعنی نام نہاد اسرائیلی فوج میں جماعت احمدیہ کے سپاہیوں کا وجود ایک کھلا راز ہے جو اس نام نہاد شخص کو پتہ ہے اور کسی کو پتہ نہیں۔ "اپنے آپ کو برطانوی استعمار کی پسندیدہ اور اپنے آپ کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا کہتے ہیں" (رسالہ بذا صفحہ ۲۲) "ختم نبوت سے صریح انکار ہے" (رسالہ بذا صفحہ ۱۹) اور پھر مسخ کے رنگ میں حکومت پاکستان کے اس نمائندہ رسالے میں یہ لکھا بھی عبارت کی گئی ہے کہ "بعض اہل قلم نے لکھا ہے ..... اس فقرے کا آپ اندازہ کریں۔ اس سے بدبات میں کتنا وزن دہ جاتا ہے۔

"بعض اہل قلم نے لکھا ہے کہ مرزا کو گھر کا کچھ مال غبن کرنے کی پاداش میں اُن کے باپ نے گھر سے نکال دیا تھا" رسالہ بذا صفحہ ۹ افترا پردازی، تخفیف، تحقیر، تفضیک کا یہ ایک مرقع رسالہ ہے اور حکومت پاکستان کے خرچ پر حکومت کی طرف سے کھلے لفظوں میں منسوب ہو کر نکالا گیا ہے۔ اور دنیا کی انگریزی اور عربی اور خدا جانے اور کن کن زبانوں میں تراجم بھی کئے گئے ہیں۔

تو اس رسالے کے مصنفین اور جن لوگوں کے ایماء پر یہ رسالہ شائع کیا گیا

جو لوگ اس رسالے میں بیان کردہ باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ پر یہ اتہامات لگاتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتہام لگاتے ہیں۔ وہ سارے کے سارے مخاطب ہیں۔ خواہ وہ حکومت کے کسی بھی عہدے سے تعلق رکھتے ہوں یا حکومت سے باہر اُن علماء سے تعلق رکھتے ہوں جو اس رسالے میں کسی طرح شریک ہوئے۔ یا اُن عوام سے تعلق رکھتے ہوں جو کھلے لفظوں میں کامل یقین کے ساتھ ان باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہیں کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت اُن پر پڑے اس لئے میں پوری احتیاط کے ساتھ اُن چند آدمیوں کو چننا چاہتا ہوں جو پوری بصیرت اور بشارت کے ساتھ کھلے کھلے لفظوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگائے جانے والے اُن تمام الزامات کی تائید کیلئے اپنی جان کی بازی لگانے کے لئے تیار ہیں اتنا واضح ہیں اپنی تکذیب میں۔ میں صرف اُن کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے اس چیلنج کو قبول کریں کہ ہم ایسے سب افراد پر جو اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کو میں نے بیان کیا ہے۔ خدا کی لعنت ڈالتے ہیں۔ اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو اور جو باتیں تم نے بیان کی ہیں جن میں سے چند نمونے میں نے پڑھے ہیں۔ یہ باتیں جو میں نے پڑھ کے سُنائی ہیں قطعاً کذب اور افتراء ہے اس میں کوئی بھی صداقت نہیں اس لئے اگر تم جرأت رکھتے ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق جو قرآنی مباہلے کے چیلنج کی تفسیر ہے کھلم کھلا اعلان کرو تاکہ کوئی اشتباہ کی بات نہ رہے۔ جیسا جماعت احمدیہ کے سربراہ کی طرف سے جو اعلان کیا جاتا ہے وہ ساری دُنیا میں مشتہر ہوتا ہے۔ مختلف زبانوں میں اُس کے ترجمے ہوتے ہیں۔ مختلف رسائل میں چھپتا ہے تم بھی مخفی بیٹھ کر اس چیلنج کو قبول نہ کرو۔ بلکہ کھلے بندوں اخبارات میں شائع کرو۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر ظاہر کرو اور قوم کو بتاؤ کہ ہم پورے شعور اور پوری بصیرت کے ساتھ اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔

ہم دوبارہ اصرار کرتے ہیں کہ جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ ساری سچی ہیں اور جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے بانی جھوٹے ہیں اس وضاحت کے ساتھ اگر تم مباہلہ کے لئے تیار ہو تو میں جماعت احمدیہ کی سربراہی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ تم بھی اپنے چیلوں چانٹوں کو اکٹھا کرو اپنے بڑوں اور چھوٹوں کو بلاؤ اپنی عورتوں اور بچوں کو بلاؤ اور یہ اعلان جماعت احمدیہ کے بالمقابل کرنے کی جرأت کرو۔

ایک وفاقی شرعی عدالت قائم کی گئی جیسا کہ میں نے پہلے بھی تفصیلی تبصرہ کیا ہے نہ اس کی حیثیت عدالت کی ہے کیونکہ عدل و انصاف کا دور کا بھی تعلق اس عدالت سے نہیں تھا نہ اس کی کوئی شرعی حیثیت ہے کیونکہ اسلام میں اس نوع کی شرعی عدالت کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اس عدالت سے جو حرکتیں سرزد ہوئی ہیں اُن کا شریعت اسلامیہ سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ یہ عدلیہ کہلانے کے باوجود ایک عام مہذب انسان کی زبان سے بھی عاری ہیں اور ناآشنا ہیں چیف جسٹس آفتاب حسین، خالد، ڈاکٹر عالم محمد صدیق چوہدری، مولانا محمد غلام علی۔ عبدالقدوس قاسمی یہ ممبران ہیں وہ ہیں جو اس عدالت کے جج کے طور پر بیٹھے اور جماعت احمدیہ کے دو یا تین وکلاء کی طرف سے جو اُنکی ذاتی حیثیت میں مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ اُس کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ جج مقرر ہوئے تھے۔ عوام الناس اسے جماعت احمدیہ کا مقدمہ قرار دیتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے میں نے کبھی بھی جماعت احمدیہ کی کسی بھی تنظیم کو اجازت نہیں دی کہ وہ ان دنیوی عدالتوں میں اپنا مقدمہ پیش کریں بحیثیت جماعت احمدیہ ہمارا مقدمہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہے اور اب یہ مباہلے کا چیلنج اگر کوئی غلط فہمی تھی بھی تو اسے ہمیشہ کیلئے دُور کر دے گا۔ ان کے عدالتی فیصلے کے مقابلے پر ہم خدا کی عدالت میں مقدمہ پیش کرتے ہیں۔ اور ان کو فریق کے طور پر بلاتے ہیں اگر ان میں کوئی حیا ہے کوئی جرأت ہے اور وہ کامل یقین رکھتے ہیں کہ اُن کے فیصلے صداقت اور حق پر مبنی تھے۔ اور اسلام کی انصاف کی تعلیم کے مطابق تھے۔ تو یہ بھی جرأت کے ساتھ سامنے آئیں اور آسمان کی عدالت میں ہم سے یہ مقدمہ لڑ کر دیکھیں وہ لکھتے ہیں:۔

".....مرزا غلام احمد کی زندگی کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دھوکے باز اور بے ایمان آدمی ہے......" (فیصلہ وفاقی شرعی عدالت از جنگ لاہور ۲۹-۱۰-۸۴)

یہ ہے شرعی عدالت کی زبان!

جس طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کا فیصلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر شریف النفس دُنیا کا آدمی جو خود اس جھگڑے میں ملوث نہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ سارے جج دھوکے باز اور بے ایمان ہیں، ورنہ کوئی شریف النفس انسان جو حقیقت میں عدلیہ کے مضمون کو جانتا ہو وہ اس قسم کی باتیں اپنے فیصلوں میں نہیں لکھ سکتا پھر وہ فیصلہ دیتے ہیں کہ تمام پیشگوئیاں اور الہامی پیشگوئیاں غلط پائی گئیں ایک بھی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کبھی سچی نہیں نکلی۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور ۵ نومبر ۸۴ تا ۱۵ نومبر ۸۴ء)

یعنی جتنے بھی عام علماء جماعت احمدیہ کے مدمقابل ہوئے ہیں اُن سب سے بے حیائی میں یہ آگے بڑھ گئے ہیں۔ اشد ترین مخالفین نے بھی یہ اقرار ضرور کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر پیشگوئیاں سچی تھیں۔ ان معنوں میں یہ اقرار کیا ہے کہ اُن کو جھوٹا کہنے کی اُن کو کبھی جرأت نہیں تھی۔ اور گنتی کی ایک یا دو پیشگوئیاں انہوں نے چنیں اور ہمیشہ اُن کو اعتراض کا نشانہ بنایا۔ لیکن اس عدلیہ کو دیکھیں کہ شریعت کے نام پر قائم ہوئی ہے۔ ادعا یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ کی نمائندگی کر رہی ہے اور اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام پیشگوئیاں خواہ وہ الہامی تھیں یا غیر الہامی تھیں وہ ساری جھوٹی نکلیں۔

پھر اسی عدلیہ نے یہ اعلان کرنے کی جرأت کی کہ "قادیان میں مرزا غلام احمد کے ماننے والے مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ (ایضاً)

ہمارا بچپن قادیان میں گذرا۔ وہیں جوان ہوئے پارٹیشن (PARTITION OF INDIA) تک ایک ایک لفظ اس بات کا جھوٹ ہے آج تک کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اور ایک اور جگہ یہ وضاحت کی گئی ہے "کہ خود دوسرے مسلمانوں کی اپنی مساجد میں.... اُن کو اذان سے روکا جاتا تھا۔" (ایضاً)

اسلئے یہ مضمون ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان میں اس بات کی دوسرے مسلمانوں کو اجازت نہیں دیتی تھی۔ کہ وہ خود اپنی مساجد میں اذان دیں۔

یہ تو ممکن ہے کہ کوئی احراری شرارت کی راہ سے دوسری مسجد پر قبضہ کرنے کی خاطر وہاں بدنیتی اور فساد کی راہ سے اذان دینے کے لئے آیا ہو تو جماعت احمدیہ نے اپنی مسجد میں کسی مخالف کو جس کا اُس مسجد سے تعلق نہیں اذان دینے سے روکا ہو اس سے میں انکار نہیں کرتا کہ ہو سکتا ہے کہ ایسا ہوا ہوگا۔ میرے علم میں نہیں لیکن یہ قطعی جھوٹ ہے اور واضح جھوٹ ہے اور افتراء ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی کسی مسلمان کو اس مسجد میں اذان دینے سے روکا ہو۔ جس کا اُس سے تعلق ہے یعنی اس فرقے کی مسجد ہے جہاں اس کا آنا جانا ہے اور کسی فریق کی طرف سے قابلِ اعتراض نہیں سمجھا جاتا کسی بھی ایسی مسجد سے جس کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں۔ یوں کہہ دیجئے کبھی بھی جماعت احمدیہ نے کسی بھی فریق کو اذان دینے سے روکا ہو تو ہم سب بلند آواز سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اگر شرعی عدالت کے یہ سربراہ سچے تھے یہ لکھنے میں، تو مد مقابل آئیں اور اپنی بیویوں، بچوں، لڑکوں اپنے ملنے جلنے والوں اور تعلق رکھنے والوں کو جو ان کو سچا سمجھتے ہیں سب کو ساتھ بلائیں اور اعلان کریں اور کھلے لفظوں میں شائع کریں کہ اگر ہم نے اس میں جھوٹے فیصلے کئے ہیں اور کذب سے کام لیا ہے تو خدا تعالیٰ ہم پر لعنت کی مار ڈالے اور دُنیا کے لئے ہم عبرت کا نشان بنیں۔

پھر لکھتے ہیں۔

"مرزا نے لوگوں کو افیون کھانے کی تلقین کی...." (ایضاً)

حد ہے بے حیائی کی۔!

یہ تو ممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں طب سے بھی شغف تھا کسی مریض کو کہہ دیا ہو کہ تمہارا علاج یہ ہے جس طرح بعض دفعہ ذیابیطس کے مریض کے لئے نسخوں میں افیم کا جزو تجویز کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہنا کہ اپنے ماننے والوں کو افیون کھانے کی تلقین کی اور ساتھ یہ کہا کہ پہلا مسیح شرابی تھا دوسرا مسیح افیونی ہے۔

یہ کسی عام بدبخت مولوی کی زبان نہیں ہے یہ پاکستان کی شرعی

عدالت کے ججوں کی زبان سے آپ اندازہ کریں ان کی اس جرأت اور بیباکی کا اس طرح یہ لکھ رہے ہیں اور دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں پس وہی اعلان جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار کیا جا رہا ہے اور یہ بھی اگر سچے ہیں تو آئیں کھیں اور دنیا میں کھلے لفظوں میں اعلان کریں اور اخباروں میں شائع کریں اور ٹیلی وژن پر آئیں اور یہ اقرار کریں کہ ہم اس بات میں سچے ہیں اگر خدا کی نظر میں ہم جھوٹے ہوں تو خدا ہم پر لعنت کی مار ڈالے اور ہمارے تعلق رکھنے والوں پر بھی لعنت کی مار ڈالے جو اس اعلان میں ہمارے شریک ہیں۔

پھر اور کئی قسم کی جو بیہودہ سرائیاں کی گئی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ اپنے "بیت الدعا" کو بیت اللہ کے برابر مقام دیتے تھے اور "حرم" گردانتے تھے اور قادیان سالانہ آنے کو حج قرار دیا کرتے تھے اور حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کو یہ تلقین کی کہ تم قادیان آکر حج کرو یعنی مناسک حج قادیان میں ادا کرو۔ یہ ساری باتیں افتراء کا پلندہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کیوں نہ قادیان میں حج کر لیا اور دوسروں کو تلقین کرتے رہیں۔ وہ ساری عمر اس دکھ میں مبتلا رہے کہ کاش مجھے اجازت ہو تو میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کی بھی زیارت کر سکوں اور خانہ خدا بیت اللہ کی بھی زیارت کروں اور حج کروں لیکن دشمن نے آپ کی راہیں بند کر دی تھیں تو اگر حج اتنا ہی آسان تھا اور قادیان میں بیٹھے ہو سکتا تھا تو پھر تو یہاں ہر روز حج ہو سکتا تھا۔ اتنا جھوٹ ہے۔ سراسر افتراء ہے کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یا جماعت احمدیہ کے کسی بڑے یا چھوٹے نے قادیان کی زیارت کو حج بیت اللہ کا متبادل نہیں سمجھا اور قادیان میں حج کرنے کا کوئی بھی تصور موجود نہیں۔

اس لئے اگر یہی بات ہے۔ بعض تحریروں میں جو مجازی رنگ میں اشارے انہوں نے دیکھے اس سے اگر یہ نتیجہ نکالا ہے جو وہ نکال رہے ہیں تو ہم جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے اعلان کرتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جرأت ہے تو تم بھی مقابل پر یہ اعلان کرو دنیا میں ایک بھی احمدی ایسا نہیں جو اپنی زندگی میں قادیان کبھی بھی حج کرنے کی نیت سے گیا ہو اور قادیان جانے کو اس نے حج سمجھا ہو ایک بھی احمدی دنیا میں ایسا نہیں جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء کی تعلیم سے یہ نتیجہ نکالا ہو کہ میں جو قادیان جاؤں گا میرا حج ہو جائے گا جو شریعت نے مجھ پر مکہ معظمہ کے طواف اور دیگر مناسک کی صورت میں فرض فرمایا ہے

پھر شرعی عدالت کے وہ جج لکھتے ہیں:۔

"احمدیہ تحریک کو انگریزوں کی اشیرباد حاصل تھی اور ان کے اشارے پر اور ان کے زیر سایہ شروع کی گئی۔" (ایضاً)

وہی جواب ہے جو میں پہلے دے چکا ہوں لعنۃ اللہ علی الکاذبین اگر تمہیں جرأت ہے اور تم میں کوئی شرافت باقی رہ گئی ہے اور تم سمجھتے ہو کہ تم نے واقعی اسلامی شریعت کی کورٹ پر بیٹھ کر عدلیہ کے حق ادا کئے ہیں اور ان سب باتوں میں جو میں نے بیان کی ہیں تم مفتری نہیں ہو بلکہ جماعت احمدیہ مفتری ہے تو پھر اس چیلنج کو قبول کرو اور یہ اعلان کرو اور پھر دیکھو کہ خدا کی تقدیر تم سے کیا سلوک کرتی ہے۔

لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اور ایک دفعہ پھر یہ کوشش کرتا ہوں کہ یہ لوگ اپنی ان حرکتوں سے باز آجائیں اور اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول نہ کریں ہم تو یہ اعلان کر ہی چکے ہیں اور ہم پوری جرأت اور پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں بانگ دہل تمام دنیا میں یہ اعلان کر رہے ہیں لیکن میں اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم خدا کا خوف کرو اور اس مباہلے کو قبول کرنے میں جلدی نہ کرو اور اتنی ہی عقل کا نمونہ دکھاؤ جتنی عقل نجران کے عیسائیوں کے نمائندہ وفد نے دکھائی تھی۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چیلنج کو قبول کرنے سے باز رہے تھے اور حیا کی تھی۔ لیکن اگر تم نے اصرار کیا تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہو گی اور پھر تم اس کو نہیں روک سکو گے۔

میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں آخر پر چند نصیحتیں کر کے اس خطاب کو ختم کروں گا آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر آپ لوگ مجھے کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعا قبول ہو گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ یہ یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔"

(ضمیمہ اربعین ۳ ص ۴)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے کہ جو میں اس دنیا سے گزر جاؤں میں اپنے اس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فالحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً هو ولیی فی الدنیا والآخرۃ وهو نعم المولیٰ ونعم النصیر اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا۔ کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۸)

اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں پھر یہ مکرر اعلان کرتا ہوں اپنی طرف سے اور دنیا کے تمام احمدیوں کی طرف سے کہ ہمارا خدا ہماری حمایت کرے گا اور ہم نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتارے جائیں گے کیونکہ ہمارا خدا ہر قدم میں ہمارے ساتھ ہے اور ہم اس کے ساتھ ہیں۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلا دے اور بڑھا دے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۸، ۱۲۹)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب

اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور خوارق العادت برکت ڈالے گا اور اگر ایک جہان اس کے معدوم کرنے کا فکر بکلفات سے نامراد رہیگا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان۔ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

(ہائے حسرت انسانوں پر۔ ان پر کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی رسول ان کی طرف آیا ہو اور اس سے انہوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کریگا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ

مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے

یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

اس پیشگوئی کا آغاز جن دعاوی سے کیا گیا ہے اس پیشگوئی کا آخر ان دعاوی کی تصدیق کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ ساری باتیں جو تقریباً ایک سو سال پہلے کی گئی تھیں آج تک تمام مخالفین کے لئے کھلا چیلنج بنی ہوئی ہیں اور سو سال قبل ہی سے سارے مسلمانوں کے علماء کو جو ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدِ عنصری آسمان پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ساری جماعت کی طرف سے چیلنج کیا گیا تھا۔ انہوں نے آج تک اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ ابھی بھی وہ چیلنج کھلا ہے۔ سو سال گذر گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ ایک ایک بات سچی ثابت ہوئی ہے۔ پس اگر تم سمجھتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے ہیں تو حضرت مسیحؑ کو آسمان سے اُتار کے دکھا دو۔ اتنی سی بات ہے۔ جو زور لگتا ہے لگاؤ۔ دنیا کی بڑی سے بڑی راکٹوں والی طاقت سے سازش کرو اور ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور احمدیت کو جھوٹا کر نے کے لئے صرف اتنی سی بات ہے کہ اس مسیح کو جس کے متعلق تم یقین رکھتے ہو کہ وہ زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور آخری دنوں میں — جو یہ زمانہ ہے اور یہ دن ہیں۔ اُترنے کا منتظر ہے۔ دعاؤں کے ذریعے گریہ و زاری کے ذریعے چارہ کر کے۔ ہر قسم کی نئی ایجادات سے استفادہ کرتے ہوئے۔ کوشش کرو کہ کسی طرح اس روٹھے ہوئے مسیح کو منا کر ایکدفعہ دوبارہ زمین پر لے آؤ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ تم کبھی ایسا نہیں کرو گے۔ کبھی ایسا نہیں کر سکو گے۔ فرماتے ہیں، "ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں تمام مریں گے اور

کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا

اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔" پس یہ گھبراہٹ کے دن آ گئے ہیں۔ تم اسی گھبراہٹ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور استغفار سے کام لو اور بے باکی میں آگے نہ بڑھو۔ اور تقویٰ اختیار کرو کہ اسی میں تمہاری نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سچائی کو قبول کرنے کی توفیق بخشے۔

فیصلہ کن منزل (بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

پھر ناظمین صلوٰۃ کی ایک بڑی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اقرار کیا گیا کہ:-

"مقامی سطح سے لے کر صوبائی اور وفاقی سطح تک جتنے بھی امیدوار کامیاب ہوئے ہیں ان میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو نظام صلوٰۃ سے بے خبر ہیں اور نماز نہیں پڑھتے۔"

"زکوٰۃ کمیٹیوں کے ممبران کو تو نماز بالکل ہی معاف ہے۔"

یہ تو دوسرے مشاہیر پاکستان کے تاثرات ہیں لیکن تعجب خیز بات یہ ہے کہ خود ضیاء الحق صاحب نے بھی نفاذِ اسلام کے جھوٹے نعروں کی ناکامی کا اعتراف برملا طور پر کیا ہے۔

ضیاء الحق صاحب نے چار سالہ دَور کے آغاز میں ہی جماعت احمدیہ کو سرطان اور کینسر قرار دیا تھا۔ لیکن بالآخر ان کو اپنی ہی قوم میں سرطان دکھائی دینے لگا جس کا انہوں نے اقرار کیا اور یہ بھی اقرار کیا کہ:-

"افسوس ہے کہ چودہ سو سال بعد ہم مسلمان ہیں نہ پاکستانی ہیں اور نہ انسان رہے ہیں۔"

یہ بھی ایک عظیم نشان ہے کہ ۲۷ مئی ۸۸ء کو حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بیان فرمایا جس کے شروع میں ہی فرمایا کہ:-

"پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کا جو دَور چند سال پہلے شروع ہوا تھا۔ اب رفتہ رفتہ اپنے نقطہ انجام کو پہنچ رہا ہے۔ اور ایک ایسی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے جسے ہم فیصلہ کن منزل قرار دے سکتے ہیں۔"

اس اعلان کے دو روز بعد فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق صاحب نے جونیجو حکومت کا خاتمہ کر کے برملا اعتراف کر لیا کہ اس دَور میں بُرائی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور نفاذِ اسلام کے دعاوی سراسر جھوٹے ثابت ہوئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت واشگاف الفاظ میں ان لوگوں کو اس وقت خبر دی تھی جب یہ بدنام زمانہ آرڈیننس کو نافذ کرنے کا پروگرام ہی بنا رہے تھے کہ تم ناکام ہو جاؤ گے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اے مذہب کے پاک سرچشمہ سے پھوٹنے والی محبت کو نفرت اور عناد میں تبدیل کرنے والو! اے ہر نور کو نار میں اور ہر رحمت کو زحمت میں بدلنے کے خواہاں بدقسمت لوگو! جو انسان کہلاتے ہو۔ یاد رکھو تمہاری ہر سِفلی تدبیر خدائے برتر کی غالب تقدیر سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے گی۔ تمہارے سب ناپاک ارادے خاک میں ملا دئے جائیں گے اور ربِ اعلیٰ کی مقدر کی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر ہی پھوڑ دو گے۔ اور تمہاری مخالفت کی ہر جھاگ اٹھتی ہوئی لہر ساحلِ اسلام سے ٹکرا کر ناکام لوٹے گی۔ اور بکھر جائے گی۔ اور اسے پیش قدمی کی اجازت نہیں ملے گی۔ اے اسلام کے مقابل پر اٹھنے والی ظاہری اور مخفی، عیاں اور باطنی طاقتو! سنو! کہ تمہارے مقدر میں ناکامی اور پھر ناکامی اور پھر ناکامی کے سوا کچھ نہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ اگست ۸۳ء)

ضروری اعلان بابت اخبار بدر

خریداران اخبار بدر کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ دیرینہ بقایا جات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے اس وقت "بدر" مالی بحران کا شکار ہے لہٰذا ان کے نام پر جانے والے اخبار بند کر دئیے گئے ہیں۔ ان جملہ احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ مرکز کے اس قومی آرگن کی مضبوطی اور توسیع کے لئے جلد از جلد اپنے ذمہ بقایا جات کی ادائیگی فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اخبار کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر "بدر" اور "الحکم" کو اپنے بازو قرار دیا تھا۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر)

قسط اوّل

موجودہ دورِ مظلومیت میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار

تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب: ۲۳ تا ۲۵)

مظلومیت، خداتعالیٰ کے انبیاء و مرسلین کی سنت اور الٰہی سلسلوں کا مقدر ہے۔ ہر نبی و رسول اور مامور من اللہ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا سلوک کیا گیا اور ہر نبی کی جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کو جسمانی اذیتیں دی گئیں۔ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ ان کو وطنوں سے بے وطن کر کے اموال و جائیداد اور عزیز و اقارب سے جدا کر دیا گیا۔ حتّٰی کہ ہر طرح کے مظالم کے باوجود جب ان کو جادۂ مستقیم سے ہٹا نہ سکے تو ان کو بے دریغ قتل کرنے اور سنگسار کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نظر نہیں آتا جس کی ابتدائی تاریخ مظلومیت کے حُسن سے عاری ہو۔ قرآن کریم نے بعض انبیاء اور ان کی جماعتوں کی مظلومیت کی تاریخ کو محفوظ کر دیا ہے جس کے ذکر کا یہاں موقع نہیں۔ آخر میں خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ آپؐ کا اور آپؐ کے جاں نثار صحابہؓ کا تیرہ سالہ انتہائی مظلومیت کا دور تو ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح دنیا کے سامنے ہے۔ اس دور میں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المظلومین کی صورت میں ہمارے سامنے ظاہر ہوئے اور آپؐ کے صحابہؓ کی مظلومانہ داستانیں پتھر دل کو بھی پگھلا دیتی ہیں۔

ابتدائے اسلام میں عرب کی واضح اکثریت نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے دین کا نام ہم رکھیں گے۔ چنانچہ ان کا نام "صابی" رکھ دیا گیا اور جب مسلمانوں نے اس نام کو تسلیم نہیں کیا اور اپنا نام مسلمان ظاہر کیا تو انہیں بے حد اذیتیں دی گئیں۔ مثلاً حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ان کے والد اسلام لے آئے تو انہوں نے اہل قریش میں سے ایک آدمی کو چُنا جو ان کے مسلمان ہونے کا اعلان کرے۔ چنانچہ اس شخص نے اعلان کیا کہ عمر بن خطاب "صابی" ہو گئے ہیں۔ تو حضرت عمرؓ نے اُسے ٹوکا اور کہا "نہیں، میں تو مسلمان ہوا ہوں۔" یہ سُن کر قریش ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو خوب مارا۔

⊙ — حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو کلمہ پڑھنے سے بھی روکا گیا۔ چنانچہ حضرت بلالؓ پہلے پہل اسلام لانیوالے اُن مظلومین میں سے تھے جن پر طرح طرح کے مظالم توڑے جاتے تھے۔ اور ان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ خدائے واحد کا انکار کر دیں۔ ابوجہل آپؓ کو منہ کے بل گرا دیتا اور تیز دھوپ میں پشت پر چکی رکھ دیتا کہ دھوپ میں اور گرم ہو اور پھر اس پر چڑھ کر کہتا کہ محمدؐ اور محمدؐ کے ربّ کا انکار کر۔ مگر آپ اس حالت میں بھی احد، احد کہتے۔

⊙ — صحابہ کرامؓ کو اذان اور تکبیر کہنے سے بھی روکا گیا۔ چنانچہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفیؓ ایمان لائے اور گھر واپس جا کر فجر کے وقت اُٹھے۔ گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اذان دی۔ ایک بدبخت نے اذان سُنی تو اُسے طیش آگیا اور اسی حالت میں آپ کو تیر مار کر شہید کر دیا۔

⊙ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو عبادت سے بھی روکا گیا۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم ایک روز بیت اللہ شریف میں نماز پڑھ رہے تھے۔ سجدہ کی حالت میں تھے تو ایک بدبخت نے اونٹ کی اوجھڑی آپؐ کی پُشت مبارک پر لاکر رکھ دی۔

⊙ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو مسجد بنانے سے بھی روکا گیا۔ کھلی جگہ کا تو سوال ہی نہیں تھا، اپنے گھروں کو بھی مسجد بنانے سے بھی روکا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو ایک عرب نے پناہ دی تو اُن کو گھر میں مسجد بنانے کی اجازت ملی۔ لیکن لوگوں کی مخالفت کے سبب پناہ دینے والے نے آپ کو گھر کے صحن میں قرآن پڑھنے سے روک دیا۔ اس پر آپؓ اُس کی پناہ سے باہر نکل آئے۔ اور قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے کو ترک کرنا گوارا نہ کیا۔

⊙ — ابتدائی ایام میں مسلمانوں کو تبلیغ کی بھی اجازت نہ تھی۔ ۴ ہجری میں حضرت ارقمؓ کے گھر میں خفیہ نمازوں اور پوشیدہ طور پر انفرادی تبلیغ کا کام شروع ہوا۔

⊙ — رفتہ رفتہ کفارِ مکہ کا ظلم اس قدر بڑھا کہ مسلمانوں کو تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور کر دیا اور کھانے پینے کی اشیاء تک بند کر کے مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ اس پر بھی شوقِ ستم رانی پورا نہ ہوا جب تک کہ مسلمانوں کو اپنے گھروں سے بے گھر اور وطن سے بے وطن نہ کر دیا۔ ہجرت کے وقت بھی اسقدر ظلم کیا کہ نہ صرف مال و اسباب سے بے دخل کر کے خالی ہاتھ گھروں سے نکلنے پر مجبور کیا بلکہ اپنی منکوحہ بیویوں کو بھی ساتھ نہ رہنے دیا۔ چنانچہ حضرت اُمّ سلمہؓ اپنے خاوند کے ساتھ ہجرت کرنے لگیں تو ان کو زبردستی روک لیا گیا۔

معزز سامعین! اوّلین اور آخرین کے اس پاک گروہ کی یادیں چودہ سَو سال بعد آج آخرین کے اُس گروہ میں تازہ ہو رہی ہیں جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّ اور بروزِ کامل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے۔ ہاں آج جبکہ اُمّتِ محمدیہ بہتّر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔ بہتّر فرقے مگر ایک فرقہ کو مظالم کی چکّی میں پیس رہے ہیں۔ یہ بھی ایک الٰہی نوشتہ تھا۔ سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع ترمذی میں فرمایا:-

"میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ ان میں سے بہتّر جہنمی اور صرف ایک فرقہ ناجی ہو گا۔"

حضرت مُلّا علی القاری اپنی کتاب المرقاۃ المفاتیح جلد اوّل کے صفحہ ۲۴۸ پر رقمطراز ہیں:-

"فَتِلْكَ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ الْبَيْضَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ النَّقِيَّةِ الْاَحْمَدِيَّةِ"

کہ یہ بہتّر فرقے سب کے سب ناری ہیں اور فرقہ ناجیہ روشن سنّتِ محمدیہ اور پاک طریقہ احمدیہ والے ہیں۔

یُوں تو ہر فرقہ، فرقہ ناجیہ ہونیکا دعویدار ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ روشن سنّتِ محمدیہ اور پاک طریقہ احمدیہ پر گامزن کونسا فرقہ ہے۔ وہ کونسی الٰہی جماعت ہے جس پر آج کے دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ جیسا مظلومیت کا دور آیا ہوا ہے۔ اور اس دورِ مظلومیت میں اس جماعت کا کردار کیسا ہے؟

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"ایک شاعر بڑے فخر سے کہتا ہے کہ

"چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے داستاں میری"

کچھ لالوں کی شکل میں، کچھ کلیوں کی شکل میں، کچھ بلبلوں کی صورت میں۔ بڑی خوش نصیب ہے وہ جماعت

جس کی داستان قرآن کے چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے۔ جو صرف اس بات پر خوش نہیں ہے کہ اُس کی خوشیاں پھلوں سے مل رہی ہیں۔ وہ اس بات پر بھی خوش ہو رہی ہے کہ اُس کے غم اور اُس کے دُکھ پھلوں سے مل رہے ہیں۔ وہ اپنے زخموں سے بھی جنت حاصل کر رہے ہیں اور اپنے مرہم سے بھی جنت حاصل کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو کبھی دُنیا میں ناکام نہیں ہو سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جون ۱۹۸۴ء)

۱۸۸۲ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اُس وقت سے لیکر آج تک آپؑ کو اور آپؑ کی جماعت کو علماء کی طرف سے خصوصاً اور عوام الناس کی طرف سے عموماً جن مظالم کا نشانہ بنایا گیا وہ ایک علیحدہ طویل داستان ہے۔

۱۹۸۲ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ الہام پر ایک سو سال پورے ہوئے تو جماعت احمدیہ کو حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی سعادت ملی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی سال جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں آئندہ پیش آنیوالے حالات کو الٰہی نور فراست سے بھانپ کر واشگاف الفاظ میں جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"ہر عہد کے ساتھ اُمیدیں بھی وابستہ ہوتی ہیں اور درد انگیز کہانیاں بھی۔ اور قربانیوں کی داستانیں بھی۔ زندہ قوموں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ یہ درد انگیز کہانیاں دُہراتی رہیں۔"

چنانچہ ٹھیک دو سال بعد ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو پاکستان کے صدر ضیاء الحق نے وہ رسوائے زمانہ اور انتہائی ظالمانہ آرڈیننس جاری کیا۔ جس کے تحت پاکستان میں کوئی بھی احمدی اذان نہیں دے سکتا۔ مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتا۔ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور اپنے عقیدہ کی تحریری یا زبانی تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اور اگر ان امور کا عملاً نہ سہی۔ سماعی طور پر بھی کوئی احمدی مرتکب ہو جائے تو ناقابل ضمانت تین سال تک کی قید بامشقت اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ظالمانہ آرڈیننس کے متعلق فرمایا:-

"اس وقت پاکستان دُنیا کا ایک واحد ملک ہے جہاں سچائی کے جرم میں سزا مقرر ہو چکی ہے۔ مثلاً جب احمدیوں کو کہتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو غیر مسلم کہو۔ تو وہ شخص جو دل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو اور وہ قرآن کو واجب التعمیل کتاب سمجھتا ہو۔ اور اس کے سارے ایمان کی بنیادیں وہی ہوں جو قرآن کریم نے مقرر فرمائی ہیں تو جب وہ مُنہ سے یہ کہے گا کہ میں غیر مسلم ہوں تو وہ جھوٹ بول رہا ہوگا۔ پس ایک ہی ملک ہے ساری دُنیا میں جہاں جھوٹ کی سزا نہیں۔ جھوٹ پر شاباش مقرر ہوئی ہے اور سچ بولنے پر سزا مقرر ہو گئی ہے۔ ...... عملاً یہ پہلا قدم اُٹھا لیا گیا ہے اس ملک میں، کہ سچ بولنے کی سزا تین سال قید بامشقت اور لامتناہی جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۳ اگست ۱۹۸۴ء)

اس ظالمانہ اور بہیمانہ آرڈیننس کے پیچھے جو انتہائی خوفناک سازش پوشیدہ تھی، اس کا تجزیہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرانس میں ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:-

"جو سازش ہے احمدیت کے خلاف وہ بہت گہری ہے ..... امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیت کی جڑوں پر حملہ کیا گیا ہے اس مرتبہ۔ اور احمدیت کے استیصال کی ایک نہایت ہی خوفناک سازش ہے ......

اس دَور میں یعنی ۱۹۸۴ء کی جو شرارت ہے، اس میں ایک مکمل سکیم کے تابع پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مرکز کو ملیامیٹ کرنے کا ارادہ تھا۔ اور جماعت احمدیہ کی ہر اُس انسٹی ٹیوشن، ہر اُس تنظیم پر ہاتھ ڈالنے کا ارادہ تھا جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے ایسے قانون بنائے جن کے نتیجہ میں خلیفہ وقت پاکستان میں رہتے ہوئے خلافت کا کوئی بھی فریضہ سرانجام نہیں دے سکتا ..... خلافت کے قلع قمع کی ایک نہایت بھیانک سازش تھی۔ جس کی پہلی کڑی یہ سوچی گئی کہ خلیفہ وقت کو اگر وہ کسی طرح بھی مسلمان ظاہر کرے اپنے آپ کو، تو فوری طور پر قید کر کے تین سال کے لئے جماعت سے الگ کر دیا جائے ...... پھر اُس کی اگلی کڑیاں یہ تھیں، جن لوگوں کو جھوٹ کی عادت ہو ظلم و سفاکی کی عادت ہو، وہ کوئی بھی الزام لگا کر کوئی جھوٹ گھڑ کے پھر خلیفہ کی زندگی پہ حملہ کر سکتے تھے ...... اس صورت میں جماعت کا کوئی بھی رد عمل ہو سکتا تھا جو انتہا بھیانک ہو سکتا تھا۔ اتنے بھیانک نتائج تک پہنچ سکتا تھا کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ان باتوں کا ہمیں پہلے علم نہیں تھا۔ ایک رات، جس رات یہ فیصلہ ہوا ہے اُس رات خدا تعالیٰ نے مجھے اس بات کا علم دیا ہے اچانک۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک بڑے زور سے یہ تحریک ڈالی کہ جس قدر جلد ہو۔ اس ملک سے ہمارا نکلنا نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ تمہاری ذات کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ایک رات پہلے میں عہد کر چکا تھا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں جان دُوں گا تو احمدیت کی خاطر اور کوئی دُنیا کی طاقت مجھے روک نہیں سکے گی۔ اور اُس رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں کہ جن کے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی۔ اُس وقت مجھے محسوس ہوا کہ کتنی خوفناک سازش ہے جماعت کے خلاف۔ جسے ہر قیمت پہ مجھے ناکام کرنا ہے۔ اور وہ سازش یہ تھی کہ جب خلیفہ وقت کو قتل کیا جائے اور جماعت اُبھرے تو پھر نظام خلافت پہ حملہ کیا جائے۔ ربوہ کو ملیامیٹ کیا جائے فوج کشی کے ذریعہ۔ اور وہاں نیا انتخاب ہونے نہ دیا جائے خلافت کا۔ وہ انسٹی ٹیوشن ختم کر دی جائے.... خدا تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ دشمن کی ہر تدبیر ناکام کر دی اس ایک تدبیر کو ناکام کر کے اتنا بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کا کہ جس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے ..... بہرحال اس وقت دشمن کا ارادہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو کلیتہً نہتہ کر دے۔ جماعت احمدیہ کے ہاتھ بھی جکڑ دے۔ جماعت احمدیہ کے پاؤں بھی جکڑ دے اور پاکستان سے جماعت احمدیہ کی مرکزیت کی ساری علامتیں مٹا دے۔

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ باندھ بھی دیں۔ جماعت احمدیہ کو کلیتہً نہتہ بھی کر دیں۔ تب بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی جیتے گی۔ کیونکہ خدا کے شیروں کے ہاتھ کبھی کوئی دُنیا میں باندھ نہیں سکتا۔ یہ زنجیریں لازماً ٹوٹیں گی اور لازماً یہ زنجیریں باندھنے والے خود گرفتار کئے جائیں گے ....

یہ بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے شیر خدا کے فضل سے بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ بھی ان پر غالب آتے رہیں گے۔ کوئی دنیا میں اُن کے ایمان کا سر جھکا نہیں سکتا۔ کوئی دُنیا میں جماعت احمدیہ کے عزم کا سر جھکا نہیں سکتا۔"

(باقی آئندہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

پیارے ابا جان!

کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق درویش قادیان

(از محترمہ ناصرہ رشید صاحبہ لندن)

ایک رنگیلی سی جگہ ہے۔ جہاں عورتیں بچے جمع ہیں۔ کچھ مرد بھی ہیں ایک اونچے لمبے باوقار انسان کے ساتھ جس نے پگڑی یا لنگی باندھی ہوئی ہے۔ میری امی باتیں کر رہی ہیں۔ میں کھیلتی کھیلتی آتی ہوں اور حیران رہ جاتی ہوں کہ امی کس سے باتیں کر رہی ہیں۔ تو امی مجھے بتلاتی ہیں کہ یہ ہیں تمہارے ابا جان۔

یہ تھی میرے بچپن کی پہلی یاد اپنے ابا جان کے متعلق۔ میرے ابا جان درویش تھے۔ جب عورتوں اور بچوں کا قافلہ پاکستان سے قادیان گیا تو راستے میں کسی جگہ ابا جان لینے آئے ہوئے تھے۔

۸ نومبر ۱۹۸۷ء کی صبح تھی۔ پاکستان میں صبح کے ساڑھے آٹھ بجے ہوں گے۔ لندن میں رات کے ۴ بجے کا وقت ہوگا جب کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی میں نے نیند میں اٹھ کر فون اٹھایا تو چھوٹی بہن بشریٰ لاہور سے فون پر روتے ہوئے کہہ رہی تھی باجی ابا جی چلے گئے۔ باجی! ابا جی چلے گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے اپنے ابا جان کو نہایت ہی شفیق، بچوں کے ساتھ بہت ہی زیادہ پیار کرنے والے۔ انتہائی کم گو، سخت محنتی، نہایت باوقار، بے حد مخلص احمدی، دین سے انتہائی محبت کرنے والے نمازوں سے عشق، باجماعت نماز نہایت التزام سے ادا کرنے والے، جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے پایا۔ آپ نہایت ہی بہترین ڈاکٹر تھے۔ آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بہت ہی زیادہ شفا رکھی ہوئی تھی۔ نہایت ہی ہنس مکھ، مریضوں سے اُن کے مزاج کے مطابق بات کرنے کا خاص ملکہ تھا۔

احمدیت کے شیدائی مطلب میں تبلیغ دین علاج کے ساتھ جاری رہتی تھی۔ ہمارے دادا نور دین اور دادی فاطمہ بی بی صحابی تھے۔ بچپن ان کی تربیت میں گزرا۔ بہت کٹھن حالات میں گھر سے کئی میل دور روزانہ اسکول میں پڑھنے کے لئے گئے۔ ڈاکٹری کی تعلیم آگرہ میں حاصل کی۔

ہمارے دادا اور ابا جان سے چھوٹے بھائی نذیر احمد جو کہ واقفِ زندگی تھے ایک دن کے وقفہ سے فوت ہو گئے۔ ابا جان چونکہ گھر میں سب سے بڑے تھے۔ اس لئے اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ اپنے بہن بھائیوں کی پرورش کا بوجھ بھی محترم ابا جان پر آپڑا۔ جسے آپ نے نہایت ہی احسن طریق سے نبھایا۔ خاندان کے بزرگ تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں پہلی شادی محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ سے جو کہ ان کی ماموں زاد ہیں۔ دوسری شادی محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ سے جو ان کی خالہ زاد ہیں۔ آپ کی دونوں بیویاں خدا کے فضل سے بقیہ حیات ہیں۔ خاندان بھر سب آپ کو بڑے بھائی یا ڈاکٹر بھائی کہتے تھے۔ بڑی عزت دی سارے خاندان نے۔ ابا جان نے بھی اپنا بڑے ہونے کا حق ادا کر دیا ہر ایک سے حسنِ سلوک۔ کوئی کتنی بھی زیادتی کر جاتے۔ انتہائی صابر و شاکر۔ زبان پر کوئی گلہ شکوہ نہیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک۔

آپ کو خدا تعالیٰ نے کثیر اور فرمانبردار اولاد سے نوازا تھا۔ اپنی اولاد سے عشق تھا۔ وہ پیارا کھنکتا ہوا لہجہ۔ پُتر، پُتر اور بیٹا بیٹا کہنے والا۔ اب کون کہے گا۔ کہاں سے وہ مسکراتا ہوا چہرہ لائیں۔ اپنی جان بھی مسکراتے ہوئے جانِ آفریں کے سپرد کی۔ عجیب پیاری سی مسکراہٹ تھی چہرے پر جس کو کیمرے کی آنکھ نے بھی محفوظ کر لیا۔ انتہائی بہادر اور دریا دل انسان تھے۔ فوج میں بہادری پر ملٹری کراس M.C کا تمغہ حاصل کیا۔ جنگ سے واپسی پر اپنی زندگی وقف کر دی۔

میں اکثر سوچا کرتی ہوں کہ جب ہمارے ابا نے زندگی وقف کی ہوگی تو ان پر اپنے دو چھوٹے بھائیوں اور والدہ کی ذمہ داری تھی۔ اس کے علاوہ دو بیویوں اور ۸ بچوں کی ذمہ داری تھی۔ پہلے آپ کو کشمیر جانے کا ارشاد ہوا۔ وہاں آپ نے مطب کھولا۔ بعد ازاں ۱۹۴۸ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ایک گاؤں دسوئیہ نزد فیصل آباد جہاں پر ابا جان کی اراضی تھی اہل و عیال کو وہاں چھوڑا۔ اور خود قادیان دارالامان میں دھونی رما بیٹھے۔ کوئی فکر نہیں کہ اتنے بڑے کنبے کی پرورش کیسے ہوگی۔ سب کچھ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ میں لندن سے پاکستان گئی ہوئی تھی۔ غالباً ۱۹۷۲ء کی بات ہے۔ بلوں کی صورت میں ایک کثیر رقم آپ نے ادا کرنی تھی۔ اور اس وقت اُن کے پاس پیسے نہیں تھے۔ مجھے کہنے لگے پُتر سفر میں دعا کرنا۔ خدا اپنے فضل سے غیب سے سامان مہیا کرے۔ پھر کہنے لگے گھبرانا نہیں میرا خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جب بھی کوئی ضرورت ہوگی خدا تعالیٰ انشاء اللہ پوری کرے گا۔ اور میں نے اپنی زندگی میں اس وعدہ کی تکمیل اپنی آنکھوں سے دیکھی۔

دامادوں سے خاص لگاؤ تھا اور ہمیشہ ان کی بہت عزت افزائی کی۔ میرے میاں چوہدری رشید احمد صاحب کے حصہ میں ان کی بے شمار دعاؤں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آیا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ محض خدا کے فضل سے اُن کو خدمتِ اسلام کا دن رات موقع مل رہا ہے۔ جو بات کہے جاؤ۔ رشید صاحب کے متعلق کوئی بات نہیں سننی۔

رشید صاحب کو لکھنے لکھانے کا شوق ہے۔ ان کی بھی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی کوئی مضمون کسی رسالہ میں چھپا۔ کوئی کتاب چھپ کر تیار ہوئی سب سے پہلے ابا جان کو پوسٹ کی۔

اپنی وفات سے قبل لندن میں جلسہ سالانہ یوکے پر آئے ہوئے تھے۔ میں حسبِ عادت بچوں سے کھپ رہی تھی۔ مجھے ایک دو دفعہ کہنے لگے پُتر بچے وقت پر نماز نہیں پڑھتے۔ دھیان رکھا کرو۔ میں نے غصہ سے کہا ابا جی سارا کچھ میں ہی کروں کبھی اپنے داماد کو بھی کچھ کہیں۔ اللہ میاں نے اُن سے بھی پوچھنا ہے۔ مسکرا پڑے۔ کہنے لگے! بیٹے تم بڑی ناشکری ہو۔ تمہیں اس بات کا کیا پتہ کہ وہ کتنا اہم کام کر رہا ہے۔ اس کی ضرورت وہاں ہے۔ بچوں کو تم سنبھالو۔

سلسلہ سے محبت اور شکر گذاری کا عجیب مادہ تھا۔ ۲۳ر جولائی کو ربوہ سے لندن آئے۔ آتے ہی ایئرپورٹ پر پہلا سوال! حضور اقدس سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ ہم ہنس پڑے کہ گھر تو پہنچ لیں۔ ۳ بجے گھر پہنچے۔ بمشکل ایک گھنٹہ ہی آرام کیا ہوگا کہ رشید صاحب کا مشن ہاؤس سے فون آگیا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا وقت شام ۷ بجے لیا ہے تیار رہیں۔ میں لینے آرہا ہوں اس وقت جو اُن کو خوشی ہوئی وہ دیکھنے کے قابل تھی۔

۲۴ر تاریخ کو ہم انہیں اسلام آباد (لندن) لے گئے۔ ہم تو اپنے کام میں لگ گئے۔ ابا جان چونکہ پہلی دفعہ اسلام آباد آئے تھے۔ اس لئے تمام جگہ کو گھوم پھر کر دیکھتے رہے۔ اتنے میں ڈیوٹی والوں کا لائنوں میں کھڑا ہونے کا وقت ہو گیا تھا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیوٹیاں شروع ہونے سے پہلے خطاب فرمانا تھا۔ کھلے میدان میں سب کھڑے تھے مجھے فکر تھی کہ کہیں تھک نہ جائیں۔ گھر واپس آنے پر میں نے کہا کہ مجھے تو بڑی فکر تھی کہ آپ کہیں تھک نہ جائیں۔ کہنے لگے میں اتنی دور سے حضرت صاحب کی آواز سننے کے لئے آیا ہوا ہوں۔ الحمد للہ جمعہ بھی پڑھ لیا۔ تقریر بھی سمجھ آگئی۔ خطبہ بھی سن لیا۔ مجھے اور کیا چاہیئے۔

جلسہ سالانہ یو۔کے کے دوران دوپہر کو کھانا تو خدا کے فضل سے بہت اچھا

لگتا ہے ریکلین میں نے اپنی جگہ سوچ کر کہ اباجان کو شاید روٹی چبانے میں دقت ہو، میں آپ کے لئے کھانا گھر سے لے جایا کروں گی۔ بچوں کے لئے بھی لے کر جاتے ہیں۔ دوپہر کے وقت عزیزم منیر اور یا عزیزہ ثمر میں سے کوئی آپ کو دے دیا کرے گا۔ بڑے زور سے کہنے لگے۔ کیوں بیٹا تم کیوں لے کر جاؤ گی۔ جہاں باقی جماعت وہاں ہیں۔ جیسے وہ کھائیں گے ویسے میں کھاؤں گا۔ اور سختی سے کھانا لے کر جانے یا دس بجے کا دودھ کا کپ لینے سے انکار کر دیا۔ بس زبان پر الحمد للہ ہی تھی۔

۱۹۷۸ء میں صلیب کانفرنس پر لندن آئے۔ سیر و سیاحت کے نہایت شوقین تھے۔ رشید صاحب سے جتنا ہو سکا انکو قابل دید مقامات دکھائے۔ ایک ایک چیز کو نہایت ہی تفصیل سے دیکھتے تھے۔ سیر سپاٹے کا بتاتے مطالعہ نہایت ہی وسیع تھا۔ اور تاریخی کتابیں پڑھنے کا شوق جنون کی حد تک تھا۔

۱۹۸۲ء میں مسجد بشارت پیڈرو آباد کے افتتاح کے لئے آئے۔ وہاں جہاں تک ہو سکا سپین دیکھا۔ بڑے دکھ سے سپین کے چھن جانے کا تذکرہ کرتے رہے۔ واپس جا کر الفضل اخبار کے لئے اپنے سفر نامہ کے حالات بھی لکھے جو کہ دو قسطوں میں چھپے۔

بزرگانِ سلسلہ سے دعاؤں کے لئے اکثر حاضری دیتے تھے۔ جب حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کی وفات ہوئی تو آخری وقت اُن کے پاس ہی تھے۔ واپس آئے تو بار بار اپنے آپ کو کوستے کہ میں بہت کم حاضر ہوتا تھا۔ اب یہ چلے گئے ہیں۔

مسجد راجیکی کی تعمیر میں اباجان کی کوششوں کو بھی بہت دخل ہے۔ ایک لمبا عرصہ اس مسجد کے امام الصلوٰۃ بھی رہے۔ چاہے کیسی طبیعت ہو۔ کیسا موسم ہو۔ سوٹی ہاتھ میں پکڑی اور کھٹ کھٹ مسجد کی طرف چلے جا رہے ہیں۔

۱۱/ نومبر ۱۹۸۷ء کی صبح کو حسب معمول تہجد کی نماز کے لئے اُٹھے لمبی دُعا کی۔ بعد اذان نماز پڑھانے مسجد راجیکی تشریف لے گئے۔ وہاں لمبی نماز پڑھائی۔ واپس آکر تلاوت قرآن کریم کی۔ دودھ کا کپ پیا۔ پھر صحن میں لگے پودوں کی کانٹ چھانٹ کی۔ میز پر ناشتہ کرنے بیٹھے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج کچھ لیٹ ہو گیا ہوں۔ مریض مطب میں میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ باتیں کرتے کرتے اچانک سر زور سے میز پر گرا۔ اُمّی اور چھوٹی بہن امتہ الآخر گھبرا گئیں کہ کیا ہوا۔ اُمّی نے سر اُونچا کیا۔ اور پوچھا کہ کیا بات ہے کہنے لگے ٹھہرو مجھے سوچنے دو کہ مجھے کیا ہوا ہے۔ اُمّی نے میز پر سے پانی کا گلاس اُٹھا کر ہونٹوں سے لگا دیا۔ ایک گھونٹ پیا ہو گا کہ خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دُعاؤں اور نمازوں کی ہر وقت تاکید کرتے رہتے تھے۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم خالد منیر احمد لندن میں تقریباً دو سال رہا۔ ہر خط میں اس کو بھی نصائح ہوتیں کہ کوشش کر کے نماز با جماعت ادا کیا کرو۔ تمہیں مطالعہ کا شوق نہیں ہے۔ تفسیر کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو زیر مطالعہ رکھو۔ خود کو جنون کی حد تک مطالعہ کا شوق تھا۔ آخری عمر میں شنوائی کچھ کمزور ہو گئی تھی۔ کم گو پہلے ہی تھے اور بھی باتیں کرنی بند کر دیں۔ بس فارغ وقت میں کتاب ہاتھ میں ہوتی۔

اللہ تعالےٰ نے بڑا صبر وقار اور حوصلہ دیا تھا۔ میرے بہنوئی محترم منیر الحق نعیم دامہ کی جوان سالی وفات ایک نہایت ہی دردناک واقعہ تھا۔ سگے بھانجے تھے۔ نوجوان بیٹی بیوہ ہو گئی اور اس کے ساتھ تین چھوٹے چھوٹے بچے عزیز ماجد مریم۔ ماہم۔ عمر ۶۔ ۵ اور ڈیڑھ سال لاہور سے میّت کے ساتھ آئے۔

مجھے خط لکھا بیٹے کسی بات کا غم نہ کرنا۔ بہت بڑا حادثہ گزرا۔ ایک دفعہ تو میرے جیسے مضبوط اعصاب کا آدمی بھی لرز کر رہ گیا۔ لیکن تم فکر نہ کرنا۔ میری زندگی کی دُعا مانگو۔ ان کو انشاء اللہ تعالیٰ کسی چیز کی کمی نہ ہو گی۔

عزیزہ نادرہ کہتی ہے کہ جب مجھے ملے تو شدت جذبات سے نہایت گھٹ کر سینے سے لگایا۔ اور مجھے اباجان کا فکر کہ دل کے مریض ہیں۔ بار بار عرض کیا اباجان میں تو ٹھیک ہوں۔ ہم نے نعیم کے علاج میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اللہ کی مرضی ہی یہی تھی۔ جس طرح میری اس بہن نے پہلے اپنے خاوند اور پھر اپنے باپ کی جدائی کا صدمہ صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی اس کو صبر عظیم کا اجر دے۔ آمین۔

محترم اباجان کے وقار اور برداشت کا ایک واقعہ اس کو ملا ہے۔ بچوں سے شفقت اور محبت کا یہ عالم کہ میری بہن عزیزہ نجیبہ میرے پاس ۱۹۸۵ء میں لندن آئی۔ یہیں پر اس کا رشتہ طے ہوا۔ اور لندن میں ہی شادی ہو گئی۔ اباجان کے دل پر اس قدر بوجھ کہ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے رخصت نہیں کیا۔ بار بار اس بات کا ذکر۔ آج کل وہ ناروے میں مقیم ہے۔ چونکہ چند وجوہات کی وجہ سے وہ ناروے سے پاکستان نہ جا سکی۔ اُس کو ملنے کی بے حد تڑپ۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مدد فرمائی۔ اور لندن کے لئے ناروے اور سویڈن کا ویزا بھی مل گیا۔ اُس سے ملنے کے بعد نہایت ہی مطمئن ہو گئے۔ ۱۳/ اکتوبر کو لندن سے پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۹/ اکتوبر کو میرے چچا جان چوہدری محمد احمد صاحب واقفِ زندگی فوت ہو گئے بعد ازاں ۲۳/ اکتوبر کو میرے پھوپھا چوہدری محمد شفیع صاحب سیالکوٹ میں فوت ہو گئے۔ اُن کی وفات پر سیالکوٹ گئے۔ وہاں دل میں آئی کہ سیالکوٹ تک آیا ہوں اپنے آبائی گاؤں بھی ہو جاؤں اپنے بھانجے عزیزم عزیز الحق دامہ کو ساتھ لیا۔ اور گاؤں چلے گئے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایک ایک جگہ اُسے دکھائی۔ واپس چلنے سے پہلے گاؤں کی مسجد میں دو نفل نماز پڑھی۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے ایسا سامان پیدا کیا کہ آپ کے حضور حاضر ہونے سے پہلے تقریباً خاندان کے ہر فرد سے مل لیا۔

اباجان کی وفات پر خاکسار لندن میں تھی۔ میری ایک بہن عزیزہ شاہدہ متین سویڈن میں۔ عزیزہ نبیلہ رفیق ناروے میں۔ آپا سلیمہ سلام قادیان میں۔ بھائی خالد مجید احمد کویت میں۔ بڑے بھائی محترم خالد اختر کو لندن سے پاکستان جا کر جنازہ میں شامل ہونے کی سعادت مل گئی۔ باقی یہ بیٹیاں اور بیٹا خالد منیر احمد پاکستان میں ہی تھے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے امریکہ میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آخر میں میں احباب جماعت سے اپنی دونوں ماؤں کی صحت و لمبی زندگی کی درخواست کرتی ہوں۔ جس طرح لندن میں احمدی بہنوں اور بھائیوں نے ہمارے غم میں شرکت کی۔ ہم اُن کے نہایت ہی شکر گذار ہیں۔ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنفس نفیس تعزیت کے لئے تشریف لائیں۔ حضور اقدس نے جس طرح ڈھارس بندھائی اس کا بیان میں لفظوں میں نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے آقا کو لمبی صحت والی عمر عطا کرے۔ اور احمدیت کے اس شیدائی کو اپنا خاص قرب عطا فرمائے۔ اور ان کی شبینہ دُعاؤں کا حصّہ ہمیں بھی ملتا رہے۔

اُتر پردیش اور راجستھان کی مشترکہ صوبائی کانفرنس

تاریخ انعقاد... ۱۱/۱۲ ستمبر بروز اتوار سوموار۔ مقام...... بیاور

احباب جماعت احمدیہ اُتر پردیش و راجستھان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال اُتر پردیش اور راجستھان کی مشترکہ صوبائی کانفرنس بیاور شہر (راجستھان) میں ۱۱/۱۲ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار و پیر منعقد ہو گی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس مذہبی و دینی اجتماع میں بکثرت شریک ہو کر روحانی فیوض و برکات حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے احباب کرام مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب سے رابطہ پیدا کریں۔

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Dr. S. S. Ahmad.
Mills Area. BEAWAR. 305901
Distt. Ajmer. (Rajasthan.)

منقولات

کلمہ طیبہ مٹا کر عذاب الٰہی کو دعوت دی جا رہی ہے احمد شجاع

سیالکوٹ (نامہ نگار) سیالکوٹ کی ادبی شخصیت چوہدری احمد شجاع نے حکومت کی طرف سے کلمہ طیبہ مٹانے کی کارروائیوں پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ حکمران خدا اور اس کے رسول مقبول کا نام مٹاتے ہوئے خدا کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ خدانخواستہ اس کی سزا کہیں پوری قوم کو نہ بھگتنا پڑے۔ انہوں نے کہا چند برس پیشتر جب کراچی میں احمدیوں کی مسجد سے حکومت نے کلمہ طیبہ مٹوایا تھا اور اس وقت پڑھے لکھے دانشور طبقہ نے اس حرکت کو برا سمجھنے کے باوجود خدا اور اس کے رسول کی خاطر غیرت کھاتے ہوئے کلمہ مٹانے والوں کو نہیں روکا تھا تو پھر خدا نے خود اپنی غیرت کی ہلکی سی جھلک دکھانے کے لئے اس سانحہ کے چند روز کے اندر اندر لوگوں کو ایک بہت بڑے سمندری طوفان سے اس قدر دہشت زدہ کیا تھا کہ سارے کراچی کے لوگ سراسیمہ ہو کر دو تین روز ملک کے اس سب سے بڑے شہر سے دور بھاگتے رہے خدا کی غیرت کی دوسری سب سے بڑی مثال اب راولپنڈی اسلام آباد میں ملی ہے کہ حال اوجڑی کیمپ ہے صرف چند روز پہلے حکومت کے حکم پر پولیس نے بھاری نفری کے ساتھ احمدیوں کی راولپنڈی اور اسلام آباد کی مساجد سے اسی کلمہ طیبہ کو اپنے ہاتھوں سے مٹایا تھا جس کلمہ طیبہ کی برکت سے پاکستان ملا تھا۔ اب ربوہ کی دیواروں سے کلمہ طیبہ مٹاتے ہوئے حکومت نے یہ بھی نہ سوچا کہ ربوہ میں صرف احمدی ہی تو نہیں دوسرے مسلمان بھی رہتے ہیں۔ کراچی، اسلام آباد اور راولپنڈی میں کلمہ مٹانے کی پاداش میں ان کے شہریوں نے جو قیامتیں دیکھی ہیں اس سے صاحب اقتدار لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ پڑھے لکھے اور دانشور پاکستانی مسلمانوں کو خدا کی خاطر ہوش میں آنا چاہیئے۔ ان ظالم ہاتھوں کو بروقت روکا جائے جو کلمہ طیبہ کو مٹا کر اس کی بے حرمتی کی جسارت کر رہے ہیں۔ (روزنامہ حیدر راولپنڈی ۲۹ اپریل ۱۹۸۸ء)

نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسلم قریشی اچانک نمودار!

مورخہ ۱۴/۷/۸۸ پاکستانی ٹیلیویژن نے دو مرتبہ اس خبر کو نشر کیا کہ:۔

"گزشتہ چند سالوں سے یہ مشہور تھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک رہنما مولانا اسلم قریشی کو ایک اقلیتی فرقہ کے کچھ لوگوں نے اغواء کر کے اسے قتل کر دیا ہے وہ آج منظر عام پر آ گئے ہیں۔

ان سے جب ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے انٹرویو لیا (اس موقعہ پر مولانا اسلم قریشی اور ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو ٹی۔ وی پر دکھایا گیا) تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے بعض مالی مشکلات کی بناء پر اور اقلیتی فرقہ کی جانب سے اسلام کے خلاف شائع ہونے والے لٹریچر کی کثرت سے تنگ آ کر پہلے دیہات میں مقیم رہا پھر پاکستان کے مختلف شہروں میں گھومتا ہوا ایران چلا گیا۔"

یہ خبر پاکستان کے عوام اور خواص کے لئے ایک سبق آموز خبر ہے کہ پانچ سال سے نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملا یہ بدترین کذب بیانی کرتے رہے کہ جماعت احمدیہ اور جماعت کے سربراہ نے مولانا اسلم قریشی کو قتل کروا دیا ہے۔ اور اس پر کارروائی کے لئے حکومت کو اکساتے رہے۔ اور اس سراسر جھوٹی خبر کو اچھال کر عوام الناس میں اشتعال پھیلاتے رہے۔ آج اس خبر سے ثابت ہو گیا ہے کہ نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ ایک بدترین فتنہ انگیزی تھی جو محض جماعت احمدیہ کے خلاف عوام و خواص کو بھڑکانے کی غرض سے کی گئی تھی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق تھا کہ ان کے علماء سطح زمین پر بدترین مخلوق ہو جائیں گے۔ انہیں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں کی طرف لوٹ جائے گا۔ آج مجلس تحفظ ختم نبوت کے بدترین علماؤں کے اٹھائے ہوئے خطرناک فتنے نے انہیں کو ہی آ گھیرا ہے۔

مسٹر ضیاء الحق صاحب بھی ان ملاؤں کے انداز فکر کو اپنائے ہوئے ہیں

ان کے لئے بھی یہ واقعہ نمونہ عبرت ہے۔ من جرب المجرب حلت به الندامة ورنہ یاد رکھیں کہ ؏

خود تو ڈوبیں گے صنم تجھ کو بھی لے ڈوبیں گے

بہرحال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم مباہلہ کے بعد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ پہلی عظیم کامیابی عطا فرمائی ہے جس نے مکذبین و مکفرین تحفظ ختم نبوت کے ملاؤں کو تمام دنیا میں جھوٹا اور دغاباز ثابت کر دیا ہے۔ (ایڈیٹر)

پروگرام دورہ نمائندہ تحریک جدید برائے صوبہ کیرلہ و تامل ناڈو

تحریک جدید عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے جاری عظیم جہاد کبیر ہے اور اس کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ درج ذیل پروگرام کے مطابق نمائندہ تحریک جدید بغرض وصولی چندہ تحریک جدید و تشخیص بجٹ جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ احباب جماعت سے کما حقہ تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
مدراس	10 7/88	5	15 7/88
میلاپالیم	16	1	17
کوٹار سوزنگر	17	1	18
تنکڑن کوٹھ	19	1	20
ٹوٹی کورین	20	1	21
اوڈگڈی / رمیناپالیم	21	1	22
کوچیلون	23	1	24
کروناگاپلی / آدی ناڈ	24	3	27
آلپی / رہ کرن	27	2	29
ارناکولم / کاکناڈ	29	2	31
کوچین	31	1	1 8/
موالی پوزہ	1 8/	1	2
آلڑا پورم	2	1	3
جاداگنڈ	4	1	5
پلی پورم	5	1	6
بشینگرو تریچور	6	2	8

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
پانگھاٹ	8 8/88	1	9 8/88
منارگھاٹ	9	1	10
موریاکٹی / الانور	10	3	13
وائنیم بلم	13	1	14
پتھہ پیریم	14	1	15
کیرو ولی	15	1	16
کالکولم	16	1	17
تریشور	17	1	18
کالیکٹ / کیڈوپانحور	18	5	23
ٹیلیچری / کوڈولی / مٹانور	23	3	26
مرکرہ	26	3	29
کینانور / کنڈلائی	29	3	1 9/
پینگاڈی / موگرال	1 9/	4	5 9/
سنگلور / کوئمبٹور	6	3	9 9/88

پوچھہ پٹہ شہر میں جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس

تاریخ .... ۲۰، ۲۱ اگست بروز ہفتہ اتوار

مقام .... مسجد احمدیہ پوچھہ

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ماہ اگست کی تاریخ ۲۰، ۲۱ اگست ۱۹۸۸ء کو پوچھہ پٹہ شہر میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس ہوگی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس دینی اجتماع میں شریک ہو کر روحانی فیوض و برکات سے بہرہ یاب ہوں۔

اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے احباب مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن پوچھہ پٹہ سے رابطہ پیدا کریں۔

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بقیہ اخبار احمدیہ

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بعض رفقاء کرام ۱۶ر وفا (جولائی) کو مسجد احمدیہ دشن ہاؤس دہلی کی تقریب سنگِ بنیاد میں شمولیت کی غرض سے دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔

● ۔ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● ۔ افسوس! محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی کی اہلیہ صاحبہ دہلی میں وفات پاگئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا تابوت مورخہ ۱۶ر وفا قادیان پہنچ گیا تھا۔ اسی روز بعد نماز عصر جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

درخواست دعا

محترم زعیم اعلیٰ صاحب انصار اللہ قادیان تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس کے زیر اہتمام مضافاتِ قادیان میں نتیجہ خیز تبلیغ ہو رہی ہے مزید ترقی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۶ر جولائی کو خاکسار نے مکرم رئیس احمد صاحب آف مچھلانہ۔ کرتال کا نکاح عزیزہ شبینہ پروین بنت مکرم عبدالحکیم صاحب آف خانپور ملکی کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار روپے (۱۱۰۰۰ روپے) حق مہر بر مقام مسجد احمدیہ خانپور ملکی ضلع مونگھیر صوبہ بہار کا اعلان کیا۔

نذر الاسلام مبلغ سلسلہ مقیم سملیہ

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA-700073

AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
ٹیلیفون نمبرز :- 28-5222
28-1652

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک بس جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

AUTO TRADERS
16. MANGOE LANE, CALCUTTA-700001-
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ● جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

راچوری الیکٹریکلز الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY- 400099
PHONE { OFFICE :- 6328179
RESI :- 6293389

البرکۃ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF -
- CARDBOARD
CORRUGATED BOXES DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
معہ پرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر:- ۲۹۴۴۲

ارشاد باری تعالیٰ
اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ
ترجمہ:۔ (اے ایماندارو بہت سے گمانوں سے بچتے رہو۔)

AUTOWINGS
آٹو ونگس
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE { 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ { تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENT DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK DIST. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائرز ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۳/۴/۲۲ متعب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون ۴۲۹۶

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders
WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD — 500002
PHONE NO- 522860

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

پیشکش:- ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL-SUPPLIERS
CANNANORE 670001 PHONE NO- 4498
HEAD OFFICE { P.O PAYANGADI. 670303 (KERALA)
PHONE — 12

اسلام نے سادہ زندگی کو پسند کیا ہے!

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۷)

NIR®
CALCUTTA-13

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!